گستاخِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

کا عبرتناک انجام

تالیف

مولانا احمد علی مردانی

ناشر

مکتبہ عشرہ مبشرہؓ

غزنی سٹریٹ اُردو بازار لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

گستاخِ رسول ﷺ کا عبرتناک انجام

☆قرآنی آیات☆احادیث و آثار☆واقعات☆ فتاویٰ

تصنیف

مولانا احمد علی مردانی

خطیب جامع مسجد محمدیہ ٹکری کیمپ دھمتوڑ ایبٹ آباد

(فاضل جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن کراچی)

ناشر

مکتبہ عشرہ مبشرہؓ

غزنی سٹریٹ اُردو بازار لاہور

نام کتاب__________گستاخِ رسول ﷺ کا عبرتناک انجام

تصنیف_______________________مولانا احمد علی مردانی

(فاضل جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ محمد یوسف بنوریؒ ٹاؤن کراچی)

طبع دوم_____________________________2013ء

ناشر__________مکتبہ عشرہ مبشرہ غزنی سٹریٹ اُردو بازار لاہور

قیمت________________________________

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فہرست مضامین

نمبر شمار	فہرست مضامین	صفحہ نمبر
1	باب اول	7
2	گستاخِ رسول ﷺ کی سزا	7
3	قرآنی آیاتِ کریمہ	7
4	باب دوم	24
5	احادیث نبویہ ﷺ وا ثار رضی اللہ عنہم	24
6	گستاخِ رسول ﷺ کا عبرتناک انجام (واقعات)	33
7	باب سوم	34
8	عہدِ نبوی ﷺ کے چند واقعات	34
9	ابولہب ملعون کی گستاخی اور اُس کا عبرتناک انجام	34
10	ابولہب کی بیوی کا عبرتناک انجام	35

11	عقبہ بن ابی معیط ، ابو جہل ، شیبہ ، عتبہ ، ولید بن عتبہ ، اُمیہ بن خلف اور عمارہ بن ولید وغیرہ کی گستاخی اور اُن کا عبرتناک انجام	37
12	ابو جہل ملعون کا عبرتناک انجام	37
13	کفارِ مقتولین بدر کے ساتھ سلوک	38
14	نضر بن حارث ملعون کی گستاخی	38
15	نضر بن حارث ملعون کا قتل	39
16	عتیبہ بن ابولہب ملعون کا عبرتناک انجام	39
17	عتبہ ، شیبہ اور ولید ملعون کا عبرتناک انجام	39
18	اُمیہ ملعون اور اُس کے بیٹے کا قتل	39
19	اُبی بن خلف ملعون کا عبرتناک انجام	40
20	ابو عامر گستاخ ملعون کا انجام	41
21	طلحہ بن ابی طلحہ مشرک ملعون کا قتل	41
22	عثمان بن ابی طلحہ مشرک ملعون کا قتل	42
23	حارث بن طلحہ بن ابی طلحہ مشرک ملعون کا قتل	42
24	کلاب بن طلحہ بن ابی طلحہ ملعون کا قتل	42
25	ارطاۃ شرجیل گستاخ کا قتل	42
26	مسافع بن طلحہ بن ابی طلحہ گستاخ کا قتل	43

27	ابو سعد بن ابی طلحہ مشرک گستاخ رسول کا قتل	43
28	جلاس ملعون کا قتل	43
29	شریح بن قارظ ملعون مشرک کا قتل	43
30	صواب مشرک کا قتل	43
31	ابوعفک یہودی ملعون کا عبرتناک انجام	43
32	عصماء یہودیہ ملعونہ کا قتل	44
33	کعب بن اشرف یہودی ملعون کا قتل	45
34	ابورافع یہودی ملعون کا قتل	48
35	عبداللہ بن قمیہ ملعون کا انجام	51
36	حی بن اخطب ملعون کا قتل	51
37	عبداللہ بن خطل ملعون کا قتل	51
38	خسرو پرویز کسریٰ ملعون کا عبرتناک انجام	51
39	ابوعزہ عمرو بن عبداللہ الجمحی ملعون کا قتل	52
40	گستاخ رسول سے متعلق حضرت عمرؓ کا فیصلہ	53
41	مختلف غزوات میں (رسول اللہ ﷺ کے گستاخ) کفار مقتولین کی تعداد	53
42	فتاویٰ جات	55
43	متقدمین فقہاء محدثین، صوفیاء کرام کے آراء	56

44	امام مالکؒ کا فتویٰ	56
45	امام شافعیؒ کا فتویٰ	57
46	امام احمد بن حنبلؒ کا فتویٰ	57
47	ائمہ اربعہؒ کا متفقہ فتویٰ	58
48	اسحٰق بن راہویہؒ کا فتویٰ	59
49	قاضی عیاضؒ کا فتویٰ	60
50	امام ابو یوسفؒ کا فتویٰ	62
51	علامہ جصاص الحنفیؒ کا فتویٰ	62
52	صاحب رد المحتار کا فتویٰ	63
53	علامہ ابن الہمام الحنفیؒ کا فتویٰ	63
54	علماءِ اُمت کا گستاخِ رسول ﷺ کے قتل پر اجماع	63
55	مولانا انور شاہ کشمیریؒ کا فتویٰ	64
56	مولانا اشرف علی تھانویؒ، علماءِ جامعہ بنوریؒ ٹاؤن کا فتویٰ	65
57	مولانا مفتی محمودؒ، مفتی کفایت اللہ دہلویؒ، مولانا مفتی فریدؒ کا فتویٰ	66
58	مولانا خیر محمد جالندھریؒ، مولانا رفعت قاسمیؒ کا فتویٰ	67
59	مولانا یوسف لدھیانویؒ کا فتویٰ	67
60	خلاصہ کلام	68

گستاخ رسول ﷺ کی سزا

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للّٰہ رب العٰلمین والصلوٰۃ والسلام علی خیر خلقہ

محمد والہ واصحابہ اجمعین امّا بعد!

باب اوّل

گستاخِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سزا

ایاتِ قرانیہ

ایتِ کریمہ نمبر: 1

انّ شانئک ھوالابتر (سورۃ الکوثر ایت نمبر 3)

ترجمہ: بیشک جو دشمن ہے تیرا وہی رہ گیا پیچھا کٹا۔

تفسیر: تفسیر عثمانی میں مرقوم ہے کہ بعض کفار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں کہتے تھے کہ اس شخص کے کوئی بیٹا نہیں۔ بس زندگی تک اس کا نام ہے پیچھے کون نام لے گا۔ ایسے شخص کو اُن کی محاروات میں ابتر کہتے تھے۔ ابتر اصل میں دُم کٹے جانور کو کہتے ہیں ۔جس کے پیچھے کوئی نام لینے والا نہ رہے، گویا اُس کی دُم کٹ گئی۔قران کریم نے بتلایا کہ جس شخص کو اللہ تعالٰی خیر کثیر عنایت فرمائے اور ابدا لآباد تک نام روشن کرے اُسے ابتر کہنا پرلے درجہ کی حماقت (بیوقوفی) ہے۔حقیقت میں ابتر وہ ہے جو ایسی مقدس ہستی سے بغض وعناد اورعداوت رکھے اور اپنے پیچھے کوئی ذکرِ خیر اوراثر نیک نہ چھوڑے۔آج چودہ سو بعد بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانی اولاد سے دُنیا بھری پڑی

ہے اور جسمانی دُختری اولاد بھی بکثرت ملکوں میں پھیلی ہوئی ہے ۔آپ ﷺ کا دین ،آپ ﷺ کے آثارِ صالحہ، عالم میں چمک رہے ہیں ۔آپ ﷺ کی نیک نامی اور محبت وعقیدت کے ساتھ کروڑوں دلوں کو گرما رہی ہے ۔دوست دشمن سب آپ ﷺ کے اصلاحی کارناموں کا صدقِ دل سے اعتراف کر رہے ہیں ۔پھر دُنیا سے گزر کر آخرت میں جس مقام محمود پر آپ ﷺ کھڑے ہوں گے اور جو مقبولیت ومتبوعیتِ عامہ آپ کو روس الاشہاد (لوگوں کے سامنے) حاصل ہوگی ۔وہ الگ رہی ۔کیا ایسی دوائم البرکت ہستی کو (العیاذ باللہ) ابتر کہا جا سکتا ہے،اس کے مقابل اُس گستاخ کو خیال کرو جس نے یہ کلمہ زبان سے نکالا تھا ۔اُس کا نام ونشان کہیں باقی نہیں ۔نہ آج بھلائی کے ساتھ اُسے کوئی یاد کرنے والا ہے ۔یہ ہی حال اُن تمام گستاخوں کا ہوا جنہوں نے کسی زمانہ میں آپ ﷺ سے بغض وعناد پر کمر باندھی اور آپ ﷺ کی شان مبارک میں گستاخی کی اور اسی طرح آئندہ ہوتا رہے گا۔

حضرت مولانا مفتی محمد شفیعؒ نے تفسیر معارف القرآن میں لکھا ہے :لفظ شانئ کے معنی بغض رکھنے والے عیب لگانے والے کے ہیں یہ ایت اُن کفار کے متعلق نازل ہوئی جو رسول اللہ ﷺ کو ابتر مقطوع النسل ہونے کا طعنہ دیتے تھے ۔اکثر روایات میں عاص بن وائل،بعض میں عقبہ،بعض میں کعب بن اشرف اس کے مصداق ہیں ۔حق تعالٰی نے رسول اللہ ﷺ کو کوثر یعنی خیر کثیر عطا کی جس میں اولادِ کثیر بھی داخل ہے آپ ﷺ کے لیے اولاد کی کثرت اس لحاظ سے ہے کہ نسبی اولاد بھی آپ ﷺ کی ماشاءاللہ کچھ کم نہیں اور پیغمبر چونکہ پوری اُمت کا باپ ہوتا ہے اور پوری اُمت اُس کی

روحانی اولاد۔اور آپ ﷺ کی اُمت پچھلے تمام انبیاء کی اُمتوں سے تعداد میں زیادہ ہوگی۔ایک طرف تو اُن دشمنوں کی بات کو اس طرح خاک میں ملادیا۔دوسری طرف یہ بھی فرمادیا کہ جو لوگ آپ ﷺ کو ابتر ہونے کا طعنہ دیتے ہیں وہ ہی ابتر ہیں۔اب غور کیجئے کہ رسول اللہ ﷺ کے ذکر کو اللہ تعالیٰ نے کیسی رفعت اور عظمت عطا فرمائی کہ آپ ﷺ کے عہد مبارک سے لیکر آج تک پوری دُنیا کے چپہ چپہ پر آپ ﷺ کا نام مبارک پانچ وقت اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ میناروں پر پکارا جاتا ہے اور اخرت میں آپ ﷺ کو شفاعتِ کبریٰ کا مقامِ محمود حاصل ہوگا،اس کے بالمقابل دُنیا کی تاریخ سے پوچھیئے کہ عاص بن وائل،عقبہ،کعب کی اولاد کہاں اور اُن کے خاندان کا کیا ہوا،خود ان کا نام بھی اسلامی روایات سے تفسیر ایات کے ذیل میں محفوظ ہوگیا ورنہ دُنیا میں آج اُن کا نام لینے والا کوئی باقی نہیں ہے۔ مندرجہ بالا تفسیر کی رُو سے یہ کہنا بالکل بجا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے گستاخ کا اخری انجام ذلت سے پُر ہوتا ہے۔

ایتِ کریمہ نمبر:2

انّ الذین یُحآدّون اللّٰہ ورسولہ اُولٰئک فی الاذلّین☆کتب اللّٰہ لاغلبنّ انا ورُسُلی انّ اللّٰہ قوی عزیز☆

(سورۃ المجادلۃ: 20)

ترجمہ: بیشک وہ جو اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول ﷺ کی مخالفت کرتے ہیں وہ سب سے زیادہ ذلیلوں میں ہیں☆اللہ تعالیٰ لکھ چکا ہے کہ ضرور میں اور میرے رسول

ﷺ ہی غالب آئیں گے بیشک اللہ تعالیٰ قوت والا عزت والا ہے۔

(سورۃ مجادلۃ ایت نمبر 20,21)

تفسیر:

مندرجہ بالا ایت کریمہ میں بھی یہ امر بالکل عیاں ہے کہ جو بھی انسان رسول اللہ ﷺ کی مخالفت کرے،یا بالفاظِ دیگر گستاخی کا مرتکب ہوگا تو وہ انجام کار دُنیا و اخرت میں رُسوا ہوگا۔

ایتِ کریمہ نمبر:3

یاَیُّھَاالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَاتَتَّخِذُوْاعَدُوِّیْ وَعَدُوَّکُمْ اَوْلِیَآءَ تُلْقُوْنَ اِلَیْھِمْ بِالْمَوَدَّۃِ وَقَدْکَفَرُوْابِمَا جَآءَکُمْ مِّنَ الْحَقِّ یُخْرِجُوْنَ الرَّسُوْلَ وَاِیَّاکُمْ اَنْ تُؤْمِنُوْا بِاللّٰہِ رَبِّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ خَرَجْتُمْ جِھَادًا فِیْ سَبِیْلِیْ وَابْتِغَآءَ مَرْضَاتِیْ تُسِرُّوْنَ اِلَیْھِمْ بِالْمَوَدَّۃِ وَاَنَا اَعْلَمُ بِمَآاَخْفَیْتُمْ وَمَآاَعْلَنْتُمْ وَمَنْ یَّفْعَلْہُ مِنْکُمْ فَقَدْضَلَّ سَوَآءَالسَّبِیْلِ ۔(سورۃ الممتحنۃ : 1)

ترجمہ:

مؤمنو! اگر تم میری راہ میں لڑنے اور میری خوشنودی طلب کرنے کے لیے (مکے سے) نکلے ہو تو میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ تم تو اُن کو دوستی کے پیغام بھیجتے ہو اور وہ (دینِ) حق سے جو تمہارے پاس آیا ہے منکر ہیں اور اس باعث سے کہ تم

اپنے پروردگار خدا تعالیٰ پر ایمان لائے ہو پیغمبر کو اور تم کو جلاوطن کرتے ہیں تم اُن کی طرف پوشیدہ پوشیدہ دوستی کے پیغام بھیجتے ہو اور جو کچھ تم مخفی طور پر اور جو علی الاعلان کرتے ہو وہ مجھے معلوم ہے اور جو کوئی تم میں سے ایسا کرے گا وہ سیدھے رستے سے بھٹک گیا۔

تفسیر:

مفسرین کی تفاسیر سے یہ امر عیاں ہے کہ دشمنانِ نبی ﷺ سے دوستی و تعلق رکھنا ناجائز و حرام ہے۔ اور بعض حالات میں یہ عمل کفر بن جاتا ہے کیونکہ دشمنانِ نبی ﷺ سے دوستی رکھنے کی وجہ سے یقیناً رسول اللہ ﷺ کو تکلیف ہوگی اور رسول اللہ ﷺ کو قصداً اذیت و تکلیف دینے والا شخص کافر بن جاتا ہے اور مباح الدم ہوجاتا ہے۔ (کمافی الفتاویٰ)

ایتِ کریمہ نمبر 4

والّذین اتّخذوا مسجدا ضرارا وّ کفرا وتفریقا بین المؤ منین وارصادا لّمن حارب اللّٰہ ورسولہ من قبل ولیحلفنّ ان اردنا الّا الحسنیٰ واللّٰہ یشھد انّھم لکٰذبون (سورۃ التوبۃ: 107)

ترجمہ:

اور جنہوں نے نقصان پہنچانے اور کفر کرنے اور مسلمانوں میں تفریق ڈالنے کے لیے مسجد بنائی ہے اور واسطے گھات لگانے اُن لوگوں کے جو اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول ﷺ سے پہلے لڑ چکے ہیں اور البتہ قسمیں کھائیں کہ ہمارا مقصد تو صرف

بھلائی تھی اور اللہ تعالیٰ گواہی دیتا ہے کہ بیشک وہ جھوٹے ہیں۔

تفسیر:

آیت مذکورہ بالا میں ایک طویل واقعہ کی طرف اشارہ ہے جن کا خلاصہ یہ ہے کہ منافقین نے مدینہ منورہ میں ایک مسجد بنائی (جس کو قرآن کریم نے مسجدِ ضرار کے نام سے موسوم کیا ہے) جن کے چند مقاصد تھے (1) مسلمانوں کو نقصان پہنچانے کی غرض سے یہ مسجد تعمیر کی گئی تھی۔ (2) دوسرا مقصد منافقین کا اس مسجد کے بنانے یہ تھا کہ مسلمانوں کی جماعت کے دو ٹکڑے ہو جائیں، ایک ٹکڑا اس مسجد میں نماز پڑھنے والوں کا الگ ہو جائے، اور یہ کہ قدیم مسجد قباء کے نمازی گھٹ جائیں اور کچھ لوگ یہاں نماز پڑھا کریں (3) تیسری غرض منافقین کی یہ تھی کہ یہاں اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کے دشمنوں کو پناہ ملے اور وہ یہاں مسلمانوں کے خلاف سازش کیا کریں۔ رسول اللہ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے بذریعہ وحی منافقین کے مقاصد سے مطلع کر دیا تو آپ ﷺ نے اس مسجدِ ضرار کو گرانے کا حکم صادر فرمایا اور اُس مسجدِ ضرار کو آگ لگائی (جو رسول اللہ ﷺ اور مؤمنین کے خلاف دشمنانِ دینِ اسلام کا مرکز تھا)۔ اس تحریر بالا کی روشنی یہ کہنا بالکل بجا اور حق ہے کہ دُنیا کا جو بھی مرکز اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول ﷺ کے خلاف استعمال ہوتا ہوا یسے مرکز کو گرانا واجب وضروری ہوتا ہے۔ اور ایسے مراکز کو مٹانا بھی لازم وضروری ہیں جو گستاخانِ رسول ﷺ کی قیام گاہ بن جائے، یا گستاخانِ رسول ﷺ کے لیے معاون ثابت ہوں۔ پس جب ایسے مراکز کو مٹانے کا حکم قرآن سے اشارۃً ثابت ہے (جو گستاخ

رسول ﷺ کی پناہ گاہ ثابت ہو) تو گستاخ رسول ﷺ کو قتل کرنے کا حکم بدرجہ اولیٰ ہوگا ۔(فافہم)

آیتِ کریمہ نمبر:5

ولولا ان کتب اللّٰہ علیھم الجلآء لعذبھم فی الدنیا ولھم فی الاٰخرۃ عذاب النّار ☆ ذٰلک بانّھم شآقّوا اللّٰہ ورسولہ ومن یّشآقّ اللّٰہ فانّ اللّٰہ شدید العقاب (الحشر : 4,3)

ترجمہ: اور اگر خدا تعالیٰ نے اُن کے بارے میں جلاوطن کرنا نہ لکھ رکھا ہوتا تو اُن کو دُنیا میں بھی عذاب دے دیتا، اور آخرت میں تو اُن کے لیے آگ کا عذاب (تیار) ہے ☆ یہ اس لیے کہ اُنہوں نے اللہ اور اُس کے رسول ﷺ کی مخالفت کی اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی مخالفت کرے تو خدا تعالیٰ سخت عذاب دینے والا ہے ☆

تفسیر: مندرجہ بالا آیاتِ کریمہ میں یہ بات بالکل صراحتہً بیان کی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول ﷺ کی عداوت سے انسان دُنیا و آخرت میں ذلیل ہو کر رہ جاتا ہے ۔ اور ایسا شخص جو اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول ﷺ کا گستاخ ہو دُنیا و آخرت کی عذاب کا مستحق بن جاتا ہے ۔

آیتِ کریمہ نمبر:6

الا تقاتلون قوما نّکثوا ایمانھم وھمّوا باخراج الرّسول وھم بدء وکم اوّل مرّۃ اتخشونھم فاللّٰہ احقّ ان تخشوہ ان کنتم مّؤمنین ☆ قاتلوھم یعذبھم اللّٰہ بایدیکم

ویخزهم وینصرکم علیهم ویشف صدورقوم مؤمنین
☆ویذهب غیظ قلوبهم ویتوب اللّٰه علی من یشاء
واللّٰه علیم حکیم (سورۃ التوبۃ: 13.14.15)

ترجمہ:

بھلاتم ایسے لوگوں سے کیوں نہ لڑو جنہوں نے اپنی قسموں کوتوڑ ڈالا اوررسول (خدا) ﷺ کے جلاوطن کرنے کا عزم مصمم کرلیااورانہوں نے تم سے (عہد شکنی) کی ابتداء کی ،کیاتم ایسے لوگوں سے ڈرتے ہوحالانکہ ڈرنے کے لائق خداتعالی ہے بشرطیکہ ایمان رکھتے ہو☆ان سے (خوب) لڑو۔خداان کوتمہارے ہاتھوں سے عذاب میں ڈالے گا اوررسوا کرے گا اورتم کوان پر غلبہ دے گا اورمؤمن لوگوں کے سینوں کوشفابخشے گا☆اوران کے دلوں سے غصہ دورکرے گا اورجس پرچاہے گارحمت کرے گا۔اورخداتعالی سب کچھ جانتا (اور) حکمت والا ہے۔

تفسیر:

مندرجہ ایت نمبر 13 میں عہدنبوی ﷺ کے مسلمانوں کوحکم ہواتھا کہ تم ایسی قوم کیساتھ جنگ کے لیے کیوں تیارنہ ہوگے جس نے رسول اللہ ﷺ کونکالنے کامنصوبہ بنایایعنی ہرمسلمان پرلازم ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے دشمنوں سے مصالحت کی بجائے قتال کرے اورایسے گستاخ افرادکیساتھ جورسول اللہ ﷺ کی شان میں گستاخی کرتے ہوں بجائے دوستی کے ان سے دشمنی رکھے یہی ایمان و اسلام کا تقاضاہے۔اوریہی امر اخرہے۔

آیتِ کریمہ نمبر 7:

قاتلوا الّذین لا یؤمنون باللّٰہ ولا بالیوم الاٰخر ولا یحرّمون ما حرّم اللّٰہ ورسولہ ولا یدینون دین الحق من الّذین اوتوا الکتٰب حتّٰی یعطوا الجزیۃ عن یدٍ وّھم صاغرون (سورۃ التوبۃ: 29)

ترجمہ:

جو لوگ (اہلِ کتاب میں سے) اللہ تعالیٰ پر ایمان نہیں لاتے اور نہ روزِ آخرت پر یقین رکھتے ہیں اور نہ اُن چیزوں کو حرام سمجھتے ہیں جو خدا تعالیٰ اور اُس کے رسول ﷺ نے حرام کی ہیں اور نہ دینِ حق کو قبول کرتے ہیں اُن سے جنگ کرو یہاں تک کہ ذلیل ہو کر اپنے ہاتھ سے جزیہ دیں۔

تفسیر:

مفسرین نے لکھا ہے کہ آیتِ بالا میں یہاں جنگ کی چار وجوہ بتلائی گئی ہیں اول: لا یؤمنون باللّٰہ، یعنی اللہ تعالیٰ پر ایمان نہیں رکھتے، دوم ولا بالیوم الاٰخر، یعنی آخرت پر ایمان نہیں رکھتے، سوم لا یحرّمون ما حرّم اللّٰہ وسولہ یعنی ان چیزوں کو حرام نہیں سمجھتے جن کو اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول ﷺ نے حرام قرار دیا ہے (اور یہی شق ہمارا مدعٰی ہے یعنی جو شخص رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات کو حقارت کی نظر سے دیکھتا ہے یعنی حلال کو حلال نہیں سمجھتا اور حرام کو حرام نہیں سمجھتا ایسا شخص باتفاقِ ائمہ دین کافر ہو جاتا ہے اور مباح الدم ہو جاتا ہے بنا بریں یہاں ایسے افراد سے قتال کا حکم ہے)، چہارم لا یدینون دین الحق یعنی سچے دین

کوقبول نہیں کرتے ۔(بالفاظِ دیگر جوبھی انسان مندرجہ بالا چارہ وجوہ میں سے کسی ایک سے بھی اعراض کرے گاتو شریعتِ مطہرہ کا حکم ہے کہ اُن سے قتال کیا جائے ۔

ایتِ کریمہ نمبر:8

فلاوربک لایؤمنون حتّٰی یحکّموك فیما شجربینهم ثمّ لایجدوافی انفسهم حرجا ممّاقضیت ویسلّموا تسلیماً(سورة النساء: 65)

ترجمہ:

پس اے نبی ﷺ تمہارے رب کی قسم وہ مسلمان ہی نہیں ہوں گے جب تک کہ اپنے آپس کے جھگڑے میں آپ کو حاکم نہ بنالیں پھر جو کچھ آپ حکم فرمادو اپنے دلوں میں اس سے کوئی حرج محسوس نہ کریں۔

تفسیر:

مندرجہ ایت کریمہ میں رسول اللہ ﷺ کے فیصلہ سے اعراض کرنے والے سے ایمان کی نفی کی گئی ہے کہ وہ شخص صاحبِ ایمان ہی نہیں ہے جو آپ ﷺ کو اپنے معاملات میں فیصل نہ مانے ، پس وہ شخص جو رسول اللہ ﷺ کی شان میں گستاخی کرے وہ کیسے صاحبِ ایمان ہوسکتا ہے؟ یقیناً ایسا (گستاخِ رسول ﷺ) شخص کافر ہونے کے ساتھ ساتھ مباح الدم بھی ہوجاتا ہے ۔جن کے متعلق ائمہ دین کے فتاوی بالکل واضح ہیں۔

تفسیر جلالین ،تفسیر ابن کثیر ،اورتفسیر درمنثور وغیرھم میں اس ایت مذکورہ بالا کا شانِ

نزول کچھ اس طرح بیان کیا گیا ہے: حضرت عتبہ بن ضمرہ فرماتے ہیں کہ مجھ کو میرے والد نے بیان کیا کہ دو بندوں نے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں اپنا مقدمہ پیش کیا تو رسول اللہ ﷺ نے حق دار کے حق میں فیصلہ فرمایا جس کے خلاف فیصلہ کیا گیا تھا کہنے لگا میں اس پر راضی نہیں ہوں۔ اس کے ساتھی نے کہا تو کیا چاہتا ہے؟ کہنے لگا میں چاہتا ہوں کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس جائیں دونوں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس چلے گئے جس کے حق میں فیصلہ ہوا تھا اُس نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کہا کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں مقدمہ پیش کیا تھا رسول اللہ ﷺ نے میرے حق میں فیصلہ فرمادیا تھا۔ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کہنے لگے بس تمہارا فیصلہ وہی ہے جو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے۔ جس کے خلاف فیصلہ ہوا تھا پھر انکار کرنے لگا اور کہنے لگا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس جاتے ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس آکر اس شخص نے کہا جس کے حق میں فیصلہ ہوا تھا کہ ہم نے نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں اپنا مقدمہ پیش کیا، رسول اللہ ﷺ نے میرے حق میں فیصلہ فرمایا یہ راضی نہیں تھا پھر صدیق اکبرؓ کے پاس گئے اُنہوں نے کہا کہ تمہارا فیصلہ وہی ہے جو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے یہ پھر بھی راضی نہ ہوا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے (جس کے خلاف فیصلہ ہوا تھا اس سے) پوچھا کیا معاملہ اسی طرح ہے؟ وہ کہنے لگا ہاں! اسی طرح ہے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ گھر تشریف لے گئے پھر باہر نکلے تو تلوار ہاتھ میں سونتی ہوئی تھی اُنہوں نے اس کے سر کو تن سے جدا کردیا جو فیصلے پر راضی نہ تھا اس پر

اللہ تعالٰی نے مذکورہ بالا ایت نازل فرمادی۔

ایتِ کریمہ نمبر:9

قل ابالله وایته ورسوله کنتم تستهزءون ☆لاتعتذروا قد کفرتم بعد ایمانکم (سورة التوبة: 65)

ترجمہ:

آپ ﷺ (ان سے) کہہ دیجئے کہ کیا تم خدا تعالٰی اور اُس کی ایتوں اور اُس کے رسول ﷺ سے ہنسی کرتے تھے۔ بہانے مت بناؤ تم ایمان لانے کے بعد کافر ہو چکے ہو۔

تفسیر:

مندرجہ بالا ایتِ قرانی اس امر میں بالکل واضح ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی شان میں گستاخی کفر ہے اور ایک جرمِ عظیم ہے یہ مضمون ایت نمبر 66 میں واضح طور پر بتلایا گیا کہ یقیناً تم ایمان لانے کے بعد کافر ہو چکے ہو۔ مزید براں ایت نمبر 65 اس امر کی نشاندہی کرتا ہے کہ اللہ تعالٰی اور قرانی ایات اور رسول اللہ ﷺ کی گستاخ کا ایک ہی حکم ہے (اور وہ یہ ہے کہ اُس کو قتل کیا جائے کما فی الفتاوی)

ایتِ کریمہ نمبر:10

الم یعلموا انه من یحادد الله ورسوله فان له نار جهنم خالدا فیها ذلک الخزی العظیم (سورة التوبة: 63)

ترجمہ:

کیا ان لوگوں کو معلوم نہیں کہ جو شخص اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول ﷺ سے مقابلہ کرتا ہے تو اُس کے لیے آگ (تیار) ہے جس میں وہ ہمیشہ (جلتا) رہے گا۔ یہ بڑی رُسوائی ہے۔

تفسیر

یُحادو کا لفظ محادۃ سے ماخوذ و مشتق ہے اور اس کے معنی کسی کے مقابلے میں دشمن بن کر اُٹھنے کے ہیں اور ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول ﷺ کے مقابلے میں ایسا کرنا کفر ہے۔ اس لیے تو یہاں پر ایسے لوگوں کی وہی سزا بیان کی گئی ہے جو کھلے کافروں کے لیے مقرر ہے یعنی ہمیشہ ہمیشہ کی جہنم۔ اور گستاخ رسول ﷺ بھی مجملہ اُن اَفراد میں شمار ہوتا ہے جو رسول اللہ ﷺ سے مقابلہ کرتے ہیں۔ بنا بریں ایسے تمام افراد کے لیے بھی وہی سزا مقرر ہے جو آپ ﷺ کے مقابلہ میں آنے والے کے لیے مقرر ہے (فافہم)

ایتِ کریمہ نمبر:11

انّ الّذین یؤذون اللّٰہ ورسولہ لعنھم اللّٰہ فی الدّنیا والاٰخرۃ واعدّلھم عذاباً مھیناً (سورۃ الاحزاب ایت نمبر 57)

ترجمہ:

جو لوگ اللہ اور اُس کے رسول ﷺ کو ایذاء دیتے ہیں اُن پر اللہ تعالیٰ نے دُنیا و آخرت میں لعنت کی ہے اور اُن کے لیے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

تفسیر

آیتِ بالا کی تفسیر میں مفسرین سے منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو ایذاء دینا کفر ہے اور اگر یہ شخص مسلمان ہوتو وہ مرتد ہوکر مباح الدم ہوجاتا ہے ۔ اورمزید براں یہ شخص دُنیا واٰخرت کی لعنت کا مستحق بن جاتا ہے۔

چنانچہ قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ اپنی تفسیر میں تحریر فرماتے ہیں: جو شخص رسول اللہ ﷺ کو کسی طرح کی ایذاء پہنچائے ،آپ ﷺ کی ذات یا صفات میں کوئی عیب نکالے خواہ صراحۃ ہو یا کنایۃ وہ کافر ہوگیا، اوراس آیت کی رُو سے اُس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت دُنیا میں بھی ہوگی اور اٰخرت میں بھی (تفسیر مظہری)

مولانا اشرف علی تھانویؒ فرماتے ہیں: بیشک جو لوگ اللہ تعالیٰ اوراُس کو رسول ﷺ کو قصداً ایذا دیتے ہیں اللہ تعالیٰ اُن پر دُنیا واٰخرت میں لعنت کرتا ہے اوراُن کے لیے ذلیل کرنے والا عذاب تیار کررکھا ہے۔

صاحب تفسیر ابن کثیر فرماتے ہیں: آیت عام ہے کسی طرح بھی اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کو تکلیف دے وہ اس آیت کے تحت ملعون اورمعذب ہے اس لیے کہ رسول اللہ ﷺ کو تکلیف دینا گویا اللہ تعالیٰ کو ایذاء دینی ہے جس طرح آپ ﷺ کی اطاعت میں اطاعتِ الٰہی ہے۔

علامہ شبیر احمد عثمانیؒ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ کو ایذاء دینے والے دُنیا واٰخرت میں ملعون ومطرود اور سخت رُسوا کن عذاب میں مبتلا ہوں گے ۔ (اور) اللہ تعالیٰ کو ستانا یہی ہے کہ اس کے پیغمبروں کو ستائیں یا اُن کی جناب میں نا لائق باتیں کہیں ۔(نیز یہی مضمون صاحب روح لمعانی وصاحب تفسیرِ قرطبی وغیرہم نے

بھی نقل فرمایا ہے)۔

الغرض مندرجہ بالا تفاسیر کی روشنی میں یہ کہنا بالکل حق اور سچ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو ایذاء وتکلیف دینا حرام وکفر ہے اور ایسا شخص لعنتِ خداوند کریم کا مستحق بن جاتا ہے۔اور ایسا شخص بالآخر دُنیا وآخرت کی ناکامی سے دوچار ہوجاتا ہے۔ (فافہم یا اولی الباب)

ایتِ کریمہ نمبر:12

یا ایھا الذین اٰمنوا لا تقولوا راعنا وقولوا انظرنا واسمعوا وللکفرین عذاب الیم (سورۃ البقرۃ آیت نمبر 104)

ترجمہ:

اے ایمان والو! (رسول اللہ ﷺ کو اپنی طرف متوجہ کرنے کے لیے) رَاعِنَا مت کہا کرو بلکہ (کمالِ ادب سے) اُنْظُرْنَا (ہماری طرف نظرِ کرم فرمایئے) کہا کرو اور (آپ ﷺ کا ارشادِ مبارک) بغور سنتے رہے ،اور کافروں کے لیے دردناک عذاب ہے۔

تفسیر

علامہ شہاب الدین آلوسی رحمۃ اللہ علیہ اپنی مشہورِ زمانہ تفسیر روح المعانی میں اس ایت کریمہ کے ذیل میں نقل کرتے ہیں: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنھما سے منقول ہے:

ترجمہ: یہودی چھپ کر رسول اللہ ﷺ کے لیے یہ لفظ بولا کرتے تھے اور ان کی زبان میں یہ قبیح قسم کی گالی تھی اور جب صحابہؓ نے یہ لفظ سُن کر اعلانیہ استعمال کرنا شروع

کر دیا تو (یہودی مسلمانوں کی زبانوں سے یہ لفظ سُن کر) آپس میں ہنستے تھے اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ ایتِ کریمہ نازل فرمائی۔

ایک اور روایت میں منقول ہے: ترجمہ: حضرت سعد بن عبادۃ رضی اللہ عنہ نے جب اُن سے سُنا تو کہا اے اللہ کے دُشمنو! تم پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر میں نے تم میں سے کسی شخص کو رسول اللہ ﷺ کے لیے یہ لفظ بولتے ہوئے سُنا تو اُس کی گردن ماردوں گا۔ (یعنی اُس کو قتل کردوں گا)

ایتِ کریمہ نمبر: 14

انما جزآء الّذین یحاربون اللّٰه ورسوله ویسعون فی الارض فسادا ان یقتّلوا او یصلّبوا او تقطّع ایدیهم وارجلهم مّن خلاف او ینفوا من الارض ذٰلک لهم خزی فی الدنیا و لهم فی الأخرة عذاب عظیم ☆

ترجمہ

: اور وہ جو اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول اللہ ﷺ سے لڑتے اور ملک میں فساد کرتے پھرتے ہیں ان کا بدلہ یہی ہے کہ چن چن کر قتل کیے جائیں یا سولی دیے جائیں یا ان کے ایک طرف کے ہاتھ اور دوسری طرف کے پاؤں کاٹے جائیں یا زمین سے دور (یعنی ملک بدر یا قید) کر دیے جائیں یہ دُنیا میں اُن کے لیے رُسوائی ہے اور اخرت میں ان کے لیے بڑا عذاب ہے۔ المائدہ، ایت نمبر 33)

تفسیر:

رسول اللہ ﷺ کی توہین کرنے والا حقیقت میں اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول ﷺ سے لڑنے والا اور فسادی ہے جس کی وجہ سے وہ ایتِ مذکورہ بالا کے عموم میں داخل ہے اور ہر وہ (گستاخ رسول ﷺ) شخص اس حکم میں داخل ہے سزا کا مستحق ہے۔

ایتِ کریمہ نمبر:15

فاضربوا فوق الاعناق واضربوا منهم كلّ بنان ☆ذٰلك بانهم شآقوا الله ورسوله ومن يّشاقق الله ورسوله فانّ الله شديد العقاب ☆ذٰلكم فذوقوه وانّ للكٰفرين عذاب النّار ☆

ترجمہ: تو ان کی گردنوں سے اوپر مارو (قتل کرو) اور ان کی پور (جوڑ) پر ضرب لگا دیہ اس لیے کہ اُنہوں نے اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول ﷺ کی مخالفت کی اور جو اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول ﷺ کی مخالفت کرے تو بیشک اللہ تعالیٰ کا عذاب سخت ہے (تو اب اس عذاب کو) چکھو اور بیشک کافروں کے لیے آگ کا عذاب ہے (سورۃ الانفال ایت نمبر 12,13,14)

تفسیر: ایاتِ مذکورہ میں اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول ﷺ کی مخالفت کرنے والوں کو قتل کرنے کا واضح حکم موجود ہے۔ (اور یہی ہمارا مدّعیٰ ہے کہ گستاخ رسول ﷺ کی ایک ہی سزا ہے اور وہ یہی ہے کہ اُس کے سر کو تن سے جُدا کیا جائے)

باب دوم

احادیث نبویہ ﷺ و آثارِ صحابہؓ

حدیث نمبر:1

عن عثمان بن ابی شیبة وعبدالله بن الجراح عن جریر عن مغیرة عن الشعبی عن علی رضی الله عنه أن یهودیة کانت تشتم النبی ﷺ وتقع فیه فخنقها رجل حتی ماتت فابطل رسول الله ﷺ دمها (رواه ابو داؤدفی کتاب الحدود، باب الحکم فیمن سب النبی ﷺ رقم الحدیث 19034)

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک یہودیہ عورت رسول اللہ ﷺ کو بُرا بھلا کہتی تھی اور آپ ﷺ کی بُرائی میں پڑی رہتی تھی ایک آدمی نے اُس کا گلا گھونٹ دیا حتی کہ وہ مرگئی اور رسول اللہ ﷺ نے اس کا خون ہدر (ضائع قرار) دے دیا۔

حدیث نمبر:2

عن عکرمة قال حدثنا ابن عباس رضی الله عنهما أن اعمیٰ کانت له ام ولد تشتم النبی ﷺ وتقع فیه فنهاها فلا تنتهی ویزجرها فلا تنزجر قال فلما کانت ذات لیلة جعلت تقع فی النبی ﷺ وتشتمه فأخذ المغول فوضعه

فی بطنها واتكأعليها فقتلها فوقع بين رجليها طفل فلطخت ما هناك بالدم فلما اصبح ذكر ذلک لرسول الله ﷺ فجمع الناس فقال أنشد الله رجلا فعل مافعل لی علیه حق الاقام فقام الاعمیٰ یتخطی الناس وھو یتزلزل حتی قعد بین یدی النبی ﷺ فقال یارسول الله ﷺ أنا صاحبها کانت تشتمک وتقع فیک فأنها ها فلاتنتهی وأزجرها فلاتنزجرولی منها ابنان مثل اللؤلؤتین وکانت بی رفیقة فلما کان البارحة جعلت تشمتک وتقع فیک فأخذت المغول فوضعته فی بطنها واتکأت علیها حتی قتلتها فقال النبی ﷺ ألا اشهد أن دمها هدر (سنن ابی داؤد رقم الحدیث : 19033وایضاً رواہ النسائی فی سننه)

ترجمہ:حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنھما سے مروی ہے کہ ایک اندھے کی امّ ولد (وہ باندی جس نے مالک کا بچہ جنا ہو) رسول اللہ ﷺ کو بُرا بھلا کہا کرتی تھی اور آپ ﷺ کی بُرائی میں مشغول رہتی تھی ۔وہ اندھا اسے منع کرتا تھا تو وہ باز نہ آتی تھی اور وہ اسے ڈانٹتا تھا لیکن وہ اس کی ڈانٹ نہیں سنتی تھی ۔راوی فرماتے ہیں کہ ایک رات کہ جب وہ رسول اللہ ﷺ کی ہجو میں مشغول تھی اور آپ ﷺ کو بُرا بھلا کہہ رہی تھی تو اس کے اندھے مالک نے خنجر لیا اور اُس کے پیٹ پر رکھ دیا ۔اور اس پر تکیہ لگا لیا۔اور (بالآخر) اسے قتل کر دیا ۔اس عورت کی ٹانگوں کے درمیان بچہ پڑا ہوتا تھا تو وہ

وہاں پر خون سے لتھڑ گیا صبح کو جب رسول اللہ ﷺ کے سامنے اس کا تذکرہ ہوا تو آپ ﷺ نے لوگوں کو جمع فرمایا اور کہا کہ میں اس شخص کو جس نے اپنے اوپر میرا حق رکھتے ہوئے یہ فعل کیا ہے اللہ تعالیٰ کی قسم دیتا ہوں کہ وہ کھڑا ہو جائے تو وہ اندھا کھڑا ہو گیا اور لوگوں کی گردنیں پھلانگتا گزرتا کانپتا ہوا آیا اور رسول اللہ ﷺ کے سامنے بیٹھ گیا، اور کہا یا رسول اللہ ﷺ میں اس عورت کا ساتھی ہوں وہ آپ ﷺ کو بُرا بھلا کہتی تھی اور آپ ﷺ کی بُرائی میں پڑی رہا کرتی تھی میں اسے منع بھی کرتا تھا تو وہ باز نہ آئی تھی اور اسے ڈانٹا ڈپٹا تو اس پر اس کا کوئی اثر نہ ہوا اور اس سے میرے دو موتیوں جیسے بیٹے ہیں اور وہ میری بڑی اچھی ساتھی تھی گزشتہ رات وہ آپ ﷺ کو بُرا بھلا کہنے لگی اور آپ ﷺ کے بارے میں ایسی ویسی بات کہنے لگی تو میں نے خنجر لیکر اس کے پیٹ پر رکھا اور اس پر تکیہ لگایا۔(یعنی زور لگایا) یہاں تک کہ میں نے اُسے قتل کر دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے (حاضرین سے مخاطب ہو کر) فرمایا: آگاہ رہو ! گواہ رہو اس کا خون ھدر بیکار لغو(ضائع) ہے۔

المطالب العالیة بزوائد المسانید الثمانیة میں مندرجہ بالا روایت بایں درج ذیل الفاظ منقول ہے:

قال مسدد حدثنا ابوالاحوص قال حدثنا ابواسحق الھمدانی قال کان رجل من المسلمین ذاھب البصر یاوی الی یھودیة و کانت حسنة الصنیع الیه و کانت تسب النبی ﷺ اذا ذکرته فنھاھا فابت أن تفعل فقتلھا فرجع ذالک الی

النبی ﷺ فسالہ فقال یارسول اللہ ﷺ أماانہا کانت من احسن الناس الیّ صنیعا ولکنّہا کانت تسبّک اذاذکرتک فنہیتہا فابت أن تفعل فقتلتہا فأطلّ رسول اللہ ﷺ دمہا(المطالب العالیۃ بزوائد المسانیدالثمانیۃ ،باب ھدر دم من سبّ النبی ﷺ من اھل العہد،رقم الحدیث 2030)

اثر نمبر:1

مصنف ابن ابی شیبۃ میں منقول ہے:

حدثنا وکیع عن سفیان عن حصین ،عن شیخ ، عن ابن عمرؓ،انہ تغلّب علی راھب سبّ النبی ﷺ بالسیف ،وقال: انالم نُصالحکم علی شتم نبینا ﷺ (مصنف ابن ابی شیبۃ ،باب خنق سابّ النبی ﷺ ، رقم الحدیث 37433)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنھما سے مروی ہے کہ بیشک وہ ایک راھب پر رسول اللہ ﷺ کی شان میں نازیبا کلمات کہنے کی وجہ سے تلوار کیساتھ غالب آئے (یعنی اُس کو تلوار کیساتھ قتل کردیا) اورفرمایا: کہ ہم نے تمہارے ساتھ اپنے نبی ﷺ کی شان میں نازیبا کلمات کہنے پر مصالحت نہیں کی ہے۔

اثر نمبر:2

المطالب العالیۃ میں ہے:

حدثنا ھشیم قال حدثنا حصین بن عبدالرحمن عمّن

اخبره أنّ ابن عمر رضی اللہ عنهما أتی براهب فقیل له ان هذا یسب النبی ﷺ فقال لو سمعته لقتلته انالم نعطهم الذمة لیسبّوا نبینا ﷺ (المطالب العالیة بزوائد المسانید الثمانیة ،باب هدر دم من سبّ النبی ﷺ من اهل العهد،رقم الحدیث 2031)

ترجمہ: جناب حصین ایک (مجہول) شخص سے نقل کرتے ہیں فرماتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنھما کے پاس ایک راہب لایا گیا پھر آپ رضی اللہ عنہ سے کہا گیا کہ یہ شخص (راہب) رسول اللہ ﷺ کو بُرا بھلا کہتا ہے تو (جواباً) آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر میں اس کو سُن لیتا تو ضرور بضرور میں اُس کو قتل کر دیتا اس لیے کہ ہم نے اُن کے ساتھ اس بات پر معاہدہ نہیں کیا ہے کہ وہ ہمارے پیارے نبی ﷺ کو بُرا بھلا کہیں۔

اثر نمبر:3

(وفی روایة قال الحارث حدثنا اسحاق بن عیسیٰ قال حدثنا هشیم عن حصین قال: ان ابن عمر رضی الله عنهما مرّ براهب نحوه)

اثر نمبر:4

قال ابو یعلی حدثنا احمد بن عمر الوکیع قال حدثنا یحییٰ بن اٰدم قال حدثنا عبدالله بن المبارک عن حرملة بن عمران عن کعب بن علقمة قال ان غرفة بن الحارث

وکانت له صحبة من النبی ﷺ مرّ علی رجل وکان یلبس کل یوم ثوبا اوقال حلّة لاتشبه الاخریٰ یلبس فی السنة ثلث مأئة وستین ثوبا وکان له عهد فدعاه الی الاسلام فغضب فسبّ النبی ﷺ فقتله غرفةؓ فقال له عمروبن العاصؓ انهم انمایطمئنون الینا للعهد قال ماعاهدناهم علی أن یؤذونا فی الله تعالیٰ ورسوله ﷺ (المطالب العالیة بزوائد المسانید الثمانیة ،باب هدر دم من سبّ النبی ﷺ من اهل العهد،رقم الحدیث 2032)

حضرت غرفہ بن الحارث رضی اللہ عنہ جس کو رسول اللہ ﷺ کی صحبت کا شرف حاصل ہے کا گزر ایک ایسے شخص پر ہوا جو ہر روز نیا لباس یا نیا جوڑا پہنا کرتا تھا جو پہلے سے مختلف ہوا کرتا تھا پورے سال میں وہ شخص تین سو ساٹھ جوڑے پہنا کرتا تھا اور یہ ذمی (غیر مسلم) تھا تو حضرت غرفہ بن الحارث رضی اللہ عنہ نے اُس کو اسلام کی دعوت دی تو وہ شخص (جو سال میں تین سو ساٹھ جوڑے پہنا کرتا تھا) غضبناک ہوا اور اُس نے (حالتِ غصہ میں) رسول اللہ ﷺ کو بُرا بھلا کہا تو جواباً حضرت غرفہ بن الحارث رضی اللہ عنہ نے اُس کو قتل کر دیا (اُس ذمی کو قتل کرنے کے بعد) حضرت غرفہ بن الحارث رضی اللہ عنہ سے حضرت عمر بن العاص رضی اللہ عنہ مخاطب ہوئے فرمایا: یقیناً یہ (ذمی) لوگ ہم سے بسبب عہد مطمئن ہوتے ہیں پھر فرمایا: ہم نے ان کے ساتھ اس پر کوئی معاہدہ نہیں کیا ہے کہ وہ ہم کو اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول ﷺ کی بابت

تکلیف پہنچائیں۔

اثر نمبر:5

الدیات میں ہے:

عن الزهری ،عن ابی سلمة عن ابی هريرة رضی الله عنه قال:

لایقتل احد بسبِّ احدٍ الا من سبّ النبی ﷺ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ شاتمِ رسول ﷺ کے ماسوا کسی کو بسبب سب وشتم قتل نہیں کیا جائے گا (یعنی فقط شاتمِ رسول ﷺ ہی مستحق قتل ہے)

اثر نمبر:6

عن خليد ان رجلا سب عمر بن عبدالعزيز فكتب عمر: ان

لایقتل الا من سبّ النبی ﷺ ۔(الدیات مشکول)

ترجمہ: جناب خلید سے منقول ہے کہ ایک شخص نے حضرت عمر بن عبدالعزیز (مشہور تابعی وامیر المؤمنین) کو گالی دی تو جواباً عمر بن عبدالعزیزؒ نے تحریر فرمایا: بیشک قتل نہیں کیا جائے گا مگر فقط اُس شخص کو جو رسول اللہ ﷺ کو بُرا بھلا کہے۔(ایسے شخص کو قتل کیا جائے گا جو رسول اللہ ﷺ کی شان میں گستاخی کرے گا)۔

اثر نمبر:7

عن ابی حصين عن رجل قال: قيل لابن عمر: ان ههُنا

رجلا يسبّ النبی ﷺ فقال: لو سمعته لقتلته ،فانا لم

نعاهدهم على ان يسبوا نبينا ﷺ "الديات مشكول)

ترجمہ: جناب ابو حصین ایک (مجہول) شخص سے نقل کرتے ہیں فرماتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنھما سے کہا گیا کہ یہاں ایک شخص ہے جو رسول اللہ ﷺ کو بُرا بھلا کہتا ہے تو (جواباً) آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر میں اس کو سن لیتا تو ضرور بضرور میں اُس کو قتل کر دیتا، اس لیے کہ ہم نے اُن کے ساتھ اس بات پر معاہدہ نہیں کیا ہے کہ وہ ہمارے پیارے نبی ﷺ کو گالی دیں۔

مندرجہ بالا احادیث و آثار کی روشنی میں یہ کہنا بالکل حق ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی شان میں گستاخی کرنے والے کی ایک ہی سزا ہے اور وہ یہ ہے کہ اُس کا سر تن سے جدا کیا جائے (یعنی اُس کو قتل کیا جائے)۔

اصحابِ رسول ﷺ کا گستاخِ رسول ﷺ کے قتل پر اجماع

قال ابن عبدالبرؒ وقدروی عن ابن عمر رضی الله عنهما انه قيل له في راهب سب النبي ﷺ قال: لوسمعته لقتلته ولا مخالف له من الصحابة رضى الله عنهم اجمعين علمته ،فهٰذا حكاية اجماع الصحابة رضى الله عنه على قتل الساب للنبي ﷺ -

علامہ ابن عبدالبرؒ فرماتے ہیں: ابن عمر رضی اللہ عنھما سے مروی ہے اُن کو ایک راھب کے متعلق بتایا گیا جس نے رسول اللہ ﷺ کو گالی دی تھی۔ تو آپ ﷺ نے (خبر دینے والے سے مخاطب ہو کر) فرمایا: اگر میں اس کو (گالی دیتے ہوئے) سُنتا

تو اُس کو ضرور بضرور قتل کر دیتا۔(علامہ ابن عبدالبر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:)اور اصحاب رسول ﷺ میں سے کوئی ایک بھی میرے علم کے مطابق (اس فتوی میں) آپ کی مخالفت کرنے والا نہیں ہے۔(گویا اس معاملہ میں تمام اصحاب رسول ﷺ متفق تھے اور انہوں نے متفقہ طور قتل گستاخ رسول ﷺ کی سزا قتل ہی تجویز فرمایا تھا)۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

گستاخِ رسول ﷺ کا عبرتناک انجام

(واقعات)

بابِ سوم

عہدِ نبوی ﷺ کے چند واقعات

مسلمان ہونے کے لیے جہاں یہ ضروری ہے کہ توحیدِ خداوندی پر ایمان ہو اسی طرح یہ بھی ضروری ہے کہ محمد رسول اللہ کی رسالت کا اقرار کیا جائے اور آپ ﷺ سے محبت رکھی جائے۔ تاریخ گواہ ہے کہ جس نے بھی رسول اللہ ﷺ سے محبت کی اور رسول اللہ ﷺ کی پیروی کی، وہ دنیا و آخرت میں کامیاب ہوا حضرت ابو بکر صدیقؓ، حضرت عمر فاروقؓ، حضرت عثمان غنیؓ، اور حضرت علیؓ وغیرہ حضرات صحابہ کرام کے ناموں سے کون واقف نہیں۔ جن کو اتباع محمد ﷺ کی وجہ سے کامیابیاں ملی۔ اور دنیا والوں کے لیے ستاروں کے مانند ہو گئے۔ اور آج بھی ان کا نام عزت و احترام سے لیا جاتا ہے۔ اور جس نے بھی آپ ﷺ سے عداوت و دشمنی کی وہ دنیا میں بھی ذلیل و رسوا ہوا اور آخرت والی زندگی میں بھی ان کے لیے رسوائی ہے ذیل میں چند واقعات بطور عبرت کے ذکر کیے جاتے ہیں تاکہ لوگوں کے سامنے یہ بات آجائے کہ گستاخِ رسول کا انجام انتہائی خطرناک و رسوا کن ہے

ابولہب ملعون کی گستاخی اور اس کا عبرتناک انجام

جب آپ ﷺ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اعلانیہ تبلیغ کا حکم ہوا تو آپ ﷺ مکہ کی ایک پہاڑی پر جس کا نام صفا ہے تشریف لے گئے اور قریش کے خاندانوں کو نام

بنام پکارا، جب سب اکٹھے ہو گئے تو آپ ﷺ نے فرمایا اگر خبر دوں کہ اس پہاڑ کے پیچھے دشمن کا لشکر ہے اور قریب ہے کہ تم پر حملہ کر دے تو تم اس خبر کو سچ جانو گے۔ حاضرین نے ایک زبان ہو کر جواب دیا آپ ﷺ کی سچائی کا ہمیں پورا یقین ہے آج تک کوئی خلاف بات آپ ﷺ سے سرزد نہیں ہوئی، اسی باعث سارا عرب آپ کو صادق اور امین کے لقب سے پکارتا ہے، کیسے ممکن ہے کہ اتنی بڑی خبر کو سچ نہ مانیں حضور ﷺ نے فرمایا اگر تم نے اپنے ناپاک خیالات اور غلط عقیدوں کو نہ چھوڑا تو یقین جانو خدا کے سخت عذاب کا لشکر تم کو تباہ کر دے گا۔ میں تمہیں آگاہ کر رہا ہوں۔ اُس مجلس میں رسول اللہ ﷺ کا چچا ابو لہب بھی تھا وہ کھڑا ہوا اور للکارا تبا لک الھذا جمعتنا تو برباد ہو گیا اسی واسطے ہمیں اکٹھا کیا تھا (معاذ اللہ) قرآن کریم کی سورۃ تبت یدا ابی لھب سے خدا تعالیٰ نے اس کا جواب دیا ہے ترجمہ۔ ابولہب ہی برباد ہو گیا۔ اور یہ پہلا ملعون شخص ہے جس نے آپ ﷺ کی شان میں گستاخی کی تھی۔ غزوہ بدر سے فراغت کے سات روز بعد آنحضرت ﷺ کا یہ ملعون چچا ابو لہب بن عبد المطلب بحالتِ کفر مرا، اس کی موت کا سبب عدسہ نامی بیماری تھی، جو جسم کے مختلف حصوں میں مسور کے دانوں کی شکل میں نمودار ہوتی ہے اور بالآخر جان لیوا ثابت ہوتی ہے، عرب اس کو بہت ہی منحوس سمجھتے تھے، ان کے خیال میں یہ بد ترین متعدی بیماری تصور کی جاتی تھی۔ در حقیقت ابو لہب ملعون کی ذلت آمیز موت دنیا والوں کے قابل عبرت ہے۔

ابولہب کی بیوی کا عبرتناک انجام

جس طرح ابولہب کو رسول اللہ ﷺ سے سخت غیظ اور دشمنی تھی اس کی بیوی بھی اس

دشمنی اور رسول اللہ ﷺ کی ایذا رسانی میں مدد کرتی تھی یہ ابو سفیان کی بہن بنت حرب بن امیہ ہے یہ رسول اللہ ﷺ جنگل سے خاردار لکڑیاں جمع کر کے لاتی اور رسول اللہ ﷺ کے راستے میں بچھا دیتی تھی تا کہ آپ ﷺ کو ایذا و تکلیف پہنچے۔قرآن کریم کے سورۃ تبت میں اسکے اُخروی سزا کا ذکر ہے نیز اللہ تعالیٰ نے دنیا میں بھی اس کے اس عمل کی سزا انہیں دی اور یہی عمل دنیا میں اُس کے موت کا باعث بنا۔اور یوں ایک گستاخِ رسول (ﷺ) عورت کا خاتمہ ہوا۔

عقبہ بن ابی مُعیط ،ابو جہل،شیبہ،عُتبہ،ولید بن عُتبہ،اُمیّہ بن خلف اور عُمارہ بن ولید وغیرہ کی گستاخی اور اُن کا عبرتناک انجام

نبوت کے پانچویں سال مشرکین مکہ ابو جہل، شیبہ، عُتبہ، ولید بن عُتبہ، اُمیّہ بن خلف اور عُمارہ بن ولید وغیرہ کا مسجد حرام میں اجتماع ہوا، رسول اللہ ﷺ کعبہ کے سائے میں نماز پڑھ رہے تھے اور مسجد حرام کے قریب ہی کسی کافر نے اُونٹ ذبح کیا تھا،ان کافروں نے باہمی مشورہ کیا کہ کوئی شخص اس ذبح شدہ اُونٹ کی اوجھ کو اٹھا کر لائے اور حضرت محمد ﷺ جب سجدے میں جائیں تو ان کی پُشت پر رکھ دے،شقی ازلی عقبہ بن ابی معیط اُٹھا اور نجاست بھری اوجھ رسول اللہ ﷺ پر عین اس وقت لا کر ڈالی جبکہ آپ ﷺ اللہ ربّ العزت کے سامنے سربسجود تھے۔حضرت فاطمہؓ کو ،جو ابھی کم سن تھی، کسی نے جا کر بتایا، وہ آئیں اوجھ آپ ﷺ کی پُشت سے ہٹائی ۔اتنے میں حضرت ابو بکر صدیقؓ تشریف لائے اور اشقیاء مکہ کو مخاطب کرتے وہی بات کہی جو مومنِ آلِ فرعون نے کہی تھی یعنی: کیا تم ایک ایسے آدمی کو محض اس جرم

میں قتل کرتے ہو کہ وہ کہتا ہے میرا ربّ اللہ ہے حالانکہ وہ تمہارے پاس واضح دلائل لے کر آیا ہے۔رسول اللہ ﷺ نے ان تمام بدبختوں کا نام لیکر بددعا فرمائی ۔اب ذیل میں ان تمام بدبختوں کے عبرتناک انجام کا ذکر کیا جاتا ہے ۔

ابوجہل ملعون کا عبرتناک انجام

یہ ملعون کافر غزوہ بدر کے موقع پر قتل ہوا ابوجہل کو اس اُمت کا فرعون بھی کہا جاتا ہے ان کے قتل ہونے کی سعادت معاذؓ ومعوذؓ پسرانِ عفراء اور معاذ بن عمرو بن الجموحؓ کے حصے میں آئی واقعہ قتل یوں ہوا عبدالرحمٰن بن عوف فرماتے ہیں کہ میں بدر کے دن صف میں کھڑا تھا اچانک نظر پڑی تو دیکھتا کیا ہوں کہ میرے دائیں بائیں انصار کے دو نوجوان ہیں اس لئے مجھے اندیشہ ہوا (کہ لوگ مجھکو دولڑکوں کے درمیان کھڑا دیکھ کر نہ آگھیریں)اسی خیال میں تھا کہ ایک نے آہستہ سے کہا اے چچا مجھ کو ابوجہل دکھاؤ کہ کونسا ہے میں نے کہا اے میرے بھتیجے ابوجہل کو دیکھ کر کیا کرو گے؟اس نوجوان نے کہا میں نے اللہ سے یہ عہد کیا ہے کہ اگر ابوجہل کو دیکھ پاؤں تو اس کو قتل کر ڈالوں یا خود مارا جاؤں اس لئے کہ مجھ کو خبر ملی ہے کہ ابوجہل رسول اللہ ﷺ کو سبّ وشتم کرتا ہے (گالیاں دیتا ہے)قسم ہے اس ذات پاک کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر اس کو دیکھ لو تو میرا سایہ اُس کے سایہ سے جُدا نہ ہوگا یہاں تک ہم میں سے جس کی موت پہلے مقدر ہو چکی ہے نہ مرے۔اُن کی یہ گفتگو سن کر دل سے یہ آرزو جاتی رہی کہ کاش میں بجائے دولڑکوں کے دومردوں کے مابین ہوتا ،میں نے اشارہ سے ابوجہل کو بتایا۔میرے اشارے کے ساتھ وہ دونوں شکرے او باز کی طرح ابوجہل پر

ٹوٹ پڑے اور اس کو قتل کر دیا۔ جب حضرت عبداللہ بن مسعودؓ ابو جہل ملعون کا سر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لیکر آیا تو آپ ﷺ نے فرمایا یہ میرا اور میری امت کا فرعون تھا جس کا شر اور فتنہ حضرت موسیٰ کے فرعون سے کہیں زیادہ تھا۔

کفار مقتولین بدر کے ساتھ سلوک

انس بن مالکؓ سے مروی ہے بدر کے دن رسول اللہ ﷺ نے چوبیں سرداران قریش کے متعلق ایک نہایت خبیث، ناپاک اور گندہ کنویں میں ڈالنے کا حکم دیا (یہ سب رسول اللہ ﷺ کی شان میں گستاخی کرنے والے تھے)

نضر بن حارث ملعون کی گستاخی

یہ وہ نضر بن حارث ہے جو عجم سے جھوٹے افسانے اور قصے کہانیاں خرید کر لاتا اور رسول اللہ ﷺ کے معارضہ میں ان کو پیش کر کے کہتا کہ محمد ﷺ بھی تو تمہیں قصے کہانیاں سناتے ہیں۔ لو میں ان سے اچھے قصے خرید کر لایا ہوں، ان کو سنو۔ اللہ تعالیٰ نے ذیل کی آیت اسی کے متعلق نازل فرمائی: ومن الناس من یشتری لھو الحدیث لیضل عن سبیل اللّٰہ بغیر علم ویتخذ ھا ھزواً اُولٓئک لھم عذاب مھین (سورۃ لقمان) اور بعض آدمی ایسا (بھی) ہے جو ان باتوں کا خریدار بنتا ہے جو اللہ سے غافل کرنے والی ہیں، تا کہ اللہ کی راہ سے بے سمجھے بوجھے گمراہ کرے اور اس کی ہنسی اڑا دے، ایسے لوگوں کے لیے ذلت کا عذاب ہے۔

اور اسی نضر بن حارث نے کہا تھا اے اللہ! محمد ﷺ جو کچھ پیش کرتے ہیں اگر یہ واقعی تیری جانب سے ہے تو ہم پر آسمان سے پتھر برسا۔

نضر بن حارث ملعون کا قتل

غزوہ بدر سے واپسی پر جب رسول اللہ ﷺ الصفراء مقام پر پہنچے تو حضرت علیؓ کو نضر بن حارث ملعون کے قتل کا حکم فرمایا، چنانچہ اس کو قتل کر دیا گیا۔ اور یوں ایک گستاخ رسول اپنے انجام کو پہنچا

عتیبہ بن ابولہب ملعون کا عبرتناک انجام

یہ بھی رسول اللہ ﷺ کا گستاخ تھا اس لیے رسول اللہ ﷺ نے اس کے حق میں بد دعا فرمائی تھی: اللهم سلط عليه كلباً من كلابك ۔ یا اللہ! اس پر کسی کتے کو مسلط کر دے ۔ اس بد دعا کے نتیجے میں اس کو سرزمین شام کے علاقہ زرقاء نامی جگہ پر ایک خونخوار شیر نے چیر ڈالا تھا اور بحالتِ کفر ہلاک ہوا۔

عتبہ، شیبہ اور ولید ملعون کا عبرتناک انجام

مشرکین مکہ میں سے جو لوگ آپ ﷺ سے عداوت میں پیش پیش تھے اُن لوگوں میں ان تینوں کا نام بھی آتا ہے بالآخر غزوہ بدر کے موقع پر عتبہ ملعون حضرت عبیدہؓ و حضرت علیؓ کے ہاتھوں سے، شیبہ ملعون حضرت حمزہؓ کے ہاتھوں سے، اور ولید ملعون حضرت علیؓ کے ہاتھوں سے واصل جہنم ہوا۔

اُمیہ ملعون اور اُس کے بیٹے کا قتل

امیہ بن خلف ملعون رسول اللہ ﷺ کے شدید ترین دشمنوں میں سے تھا جس وقت جنگ بدر کا وہم و گمان بھی نہیں تھا اس وقت حضرت بن معاذؓ کی زبانی مکہ ہی میں اپنے قتل کی پیشن گوئی سن چکا تھا۔ اس لیے بدر کے موقع پر جنگ میں شریک ہونے سے جان چھڑا رہا تھا ابوجہل ملعون کی لعن طعن کے باعث شریک ہوا اور پھر

دورانِ جنگ یہ ملعون بمع بیٹے انصار کے ہاتھوں قتل ہوا۔اور یوں ایک گستاخ رسول ﷺ اور ان کے بیٹے کا خاتمہ ہوگیا۔

اُبَی بن خلف ملعون کا عبرتناک انجام

مشرکین مکہ میں سے ایک مشرک جس کا نام اُبَی بن خلف تھا رسول اللہ ﷺ کا سخت مخالف تھا انہوں نے ایک گھوڑا پال رکھا تھا جس کو وہ اس نیت کے ساتھ چارہ کھلاتا تھا کہ اس کو موٹا کر کے اس پر سوار ہوکر رسول اللہ ﷺ کو (معاذ اللہ) قتل کروں گا غزوہ اُحد والے دن یہ ملعون کافر اسی گھوڑے پر سوار ہوکر آپ ﷺ کی طرف آنے لگا آپ ﷺ کو جب اس کے ارادہ کی خبر ملی تو آپ ﷺ نے اسی وقت فرمایا تھا کہ انشاءاللہ میں ہی اس کو قتل کروں گا۔جب یہ ملعون کافر آپ ﷺ کی طرف بڑھا تو صحابہ کرامؓ نے اجازت چاہی کہ ہم اس ملعون کا کام تمام کردیں آپ ﷺ نے فرمایا قریب آنے دو ، جب وہ قریب آیا تو حارث بن صمہؓ سے نیزہ لے کر اس کی گردن میں ایک کوچہ دیا جس وہ بلبلا اُٹھا اور چلاتا ہوا واپس ہوا کہ خدا کی قسم مجھ کو محمد ﷺ نے مار ڈالا۔لوگوں نے کہا کہ یہ تو معمولی گھرونٹ ہے کوئی کاری زخم نہیں جس سے تو اس قدر چلا رہا ہے ابی بن خلف ملعون نے کہا کہ تم کو معلوم نہیں کہ محمد ﷺ نے مکہ میں کہا تھا کہ میں ہی تجھ کو قتل کروں گا ۔اس گھرونٹ کی تکلیف میرا دل ہی جانتا ہے خدا کی قسم اگر یہ گھرونٹ حجاز کے تمام باشندوں پر تقسیم کردی جائے تو سب کی ہلاکت کے لیے کافی ہے اسی طرح بلبلاتا رہا مقام سرف میں یہ ملعون گستاخ رسول ﷺ پہنچ کر مردار ہوا ۔

ابو عامر گستاخ ملعون کا انجام

یہ زمانہ جاہلیت میں قبیلہ اُوس کا سردار تھا اور زہد وعبادت اور پارسائی کی وجہ سے راہب کے نام سے پکارا جاتا تھا جب مدینہ منورہ اسلام کا نور چمکا تو یہ شپرہ چشم اس کی تاب نہ لاسکا اور مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ چلا آیا۔ رسول اللہ ﷺ نے بجائے راہب کے فاسق نام تجویز فرمایا۔ اس فاسق نے مکہ مکرمہ آکر قریش کو رسول اللہ ﷺ کے مقابلہ کے لیے آمادہ کیا اور معرکہ احد میں خود اُن کے ساتھ آیا اور یہ باور کرایا کہ قبیلہ اوس کے لوگ جب مجھ کو دیکھیں گے تو محمد ﷺ کا ساتھ چھوڑ کر میرے ساتھ ہو جائیں گے۔ لیکن ان کو یہ معلوم نہیں تھا کہ قبیلہ اوس والے اب رسول اللہ ﷺ کے شیدائی بن چکے ہیں چنانچہ معرکہ اُحد میں مشرکین مکہ کی طرف جب یہ میدان میں آیا اور للکار کر کہا۔ یامعشر الاوس انا ابو عامر (اے گروہِ اوس میں ابو عامر ہوں) قبیلہ اُوس والوں نے فوراً جواب دیا۔ لا انعم اللّٰہ بک یافاسق (اے خدا کے فاسق و نافرمان خدا کبھی تیری آنکھ ٹھنڈی نہ کرے) ابو عامر ملعون یہ دندان شکن جواب سُن کر خائب و خاسر واپس ہوا اور جا کر مشرکین سے کہا کہ میرے بعد میری قوم کی حالت بدل گئی ہے ۔ یہ ملعون بعد میں اصحابِ رسول ﷺ کے ہاتھوں قتل ہوا ۔ اور یوں ایک بدبخت گستاخ رسول واصل جہنم ہوا۔

طلحہ بن ابی طلحہ مشرک ملعون کا قتل

مشرکین عرب میں سے ایک کا نام طلحہ بن ابی طلحہ ہے یہ بھی گستاخ رسول تھا اس کو حضرت علیؓ نے قتل کیا تھا ہوا یوں کہ میدانِ اُحد میں اس نے مسلمانوں کو للکار کر کہا

اے اصحاب محمد ﷺ تمھارا یہ گمان ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم کو تمھاری تلواروں سے جلدی جہنم میں پہنچاتا ہے اور ہماری تلواروں سے تم کو جنت میں پہنچاتا ہے پس کیا تم میں سے کوئی ہے جس کو میری تلوار جلد جنت میں یا اس کی تلوار مجھ کو جلد جہنم میں پہنچائے ۔(چونکہ یہ فرمان رسول اللہ ﷺ کا تھا اس لیے یہ گستاخی رسول ہوئی) یہ سنتے ہی حضرت علیؓ مقابلے کے لیے نکلے اور اس کے سر پر تلوار کا وار کیا جس سے اُس ملعون گستاخِ رسول کے دو ٹکڑے ہو گئے اور یوں یہ گستاخ رسول مُردار ہوا۔

عثمان بن ابی طلحہ مشرک ملعون کا قتل

یہ بھی دوسرے مشرکین مکہ کی طرح رسول اللہ ﷺ کا گستاخ تھا اس ملعون مشرک کو حضرت حمزہؓ نے قتل کیا تھا۔

حارث بن طلحہ بن ابی طلحہ مشرک ملعون کا قتل

مشرکین کی فہرست میں حارث بن طلحہ بن ابی طلحہ مشرک ملعون کا نام بھی آتا ہے اس کو عاشقِ رسول ﷺ حضرت عاصمؓ نے قتل کیا ہے

کلاب بن طلحہ بن ابی طلحہ ملعون کا قتل

گستاخانِ رسول ﷺ میں سے ایک کلاب بن طلحہ بن ابی طلحہ ملعون بھی تھا جس کو حضرت زبیرؓ نے قتل کیا ہے۔

ارطاۃ شرجیل گستاخ کا قتل

یہ بھی رسول اللہ ﷺ سے بغض وعداوت رکھنے والا تھا حضرت علیؓ نے اس کو قتل کیا۔

مسافع بن طلحہ بن ابی طلحہ گستاخ کا قتل

رسول اللہ ﷺ کی شان میں گستاخی کرنے والوں میں سے ایک کا نام مسافع بن طلحہ بن ابی طلحہ بھی ہے اس کو حضرت عاصمؓ نے قتل کیا تھا۔اور یوں واصل جہنم ہوا۔

ابو سعد بن ابی طلحہ مشرک گستاخ رسول کا قتل

ابوسعد بن ابی طلحہ مشرک ملعون کا سینہ بھی بغض نبی سے پُر تھا یہ بھی رسول اللہ ﷺ کے حکم سے قتل ہوئے اس کو حضرت سعد بن ابی وقاصؓ نے قتل کیا اور واصل جہنم ہوا۔

جلاس ملعون کا قتل

دورنبوی ﷺ میں جلاس بن طلحہ بن ابی طلحہ بھی بغض نبی میں پیش پیش تھا یہ بھی رسول اللہ ﷺ کے حکم سے قتل ہوئے اس کو حضرت طلحہؓ نے قتل کیا۔

شریح بن قارظ ملعون مشرک کا قتل

یہ بھی رسول اللہ ﷺ کا سخت دشمن تھا اس کو بھی دورنبوی ﷺ میں اصحاب رسول ﷺ نے قتل کیا

صواب مشرک کا قتل

عداوت نبی میں یہ بھی پیش پیش تھا اس کو باختلاف اقوال حضرت سعد بن ابن وقاصؓ یا حضرت علیؓ نے امر نبی ﷺ کے ساتھ قتل کیا۔

ابوعفک یہودی ملعون کا عبرتناک انجام

ابوعفک مذہباً یہودی تھا، بوڑھا تھا ایک سوبیس سال عمر تھی لیکن گستاخ رسول ﷺ تھا رسول اللہ ﷺ کی ہجو میں شعر کہتا تھا اور لوگوں کو آپ ﷺ کی عداوت پر

برا انگیختہ کرتا تھا آپ ﷺ نے سالم بن عمیرؓ کو ابو عفک یہودی ملعون کی قتل کے لیے روانہ فرمایا۔سالم بن عمیرؓ رسول اللہ ﷺ کا امر سنتے ہی روانہ ہوئے گرمی کی رات تھی ابو عفک غفلت کی نیند سو رہا تھا۔پہنچتے ہی تلوار اس کے جگر پر رکھی اور اس زور سے دبایا کہ پار ہو کر بستر تک پہنچ گئی عدو اللہ والرسول نے ایک چیخ ماری ۔لوگ دوڑے مگر کام تمام ہو چکا تھا۔اور اس طرح سے یہ گستاخ رسول ﷺ بھی مُردار ہو گیا۔

عصماء یہودیہ ملعونہ کا قتل

عصماء ایک یہودیہ عورت تھی جو رسول اللہ ﷺ کی ہجو (مذمت) میں اشعار کہا کرتی تھی اور طرح طرح سے آپ ﷺ کو ایذاء دیتی تھی ۔لوگوں کو آپ ﷺ سے اور اسلام سے برگشتہ کرتی تھی رسول اللہ ﷺ ابھی بدر سے واپس نہیں ہوئے تھے کہ انہوں نے پھر ایسے شعر کہے جسمیں آپ ﷺ کی مذمت تھی عمیر بن عدیؓ کو غصہ آیا اور یہ منت مانی اگر اللہ کے فضل سے رسول اللہ ﷺ بدر سے صحیح سالم واپس آ گئے تو ضرور اس کو قتل کروں گا۔رسول اللہ ﷺ جب بدر سے مظفر و منصور صحیح و سالم واپس ہوئے تو حضرت عمیرؓ شب کے وقت تلوار لیکر روانہ ہوئے اور اس کے گھر میں داخل ہوئے حضرت عمیرؓ چونکہ نابینا تھے اس لیے ملعونہ عصماء کو ہاتھ سے ٹٹولا اور بچے جو اس کے ارد گرد تھے اُن کو ہٹایا اور تلوار کو سینہ پر رکھ کر اس زور سے دبایا کہ پشت سے پار ہو گئی ۔نذر پوری کر کے واپس ہوئے اور صبح کی نماز رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ادا فرمائی اور واقعہ کی اطلاع دی اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ مجھ پر اس بارے میں کچھ مؤاخذہ تو نہ ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا نہیں ۔مزید فرمایا: لا ینتطح فیھا عنزان

۔اس بارے میں دو بھیڑیں بھی سر نہ ٹکرائیں گی ۔یعنی یہ ایسا فعل ہی نہیں کہ جس میں کوئی کسی قسم کا اختلاف اور نزاع کر سکے ۔انسان تو درکنار بھیڑ اور بکریاں بھی اس میں اپنے سینگ نہ ٹکرائیں گی ۔یعنی پیغمبر برحق کی شان میں گستاخی کرنے والے کا قتل کہیں قابل مواخذہ ہو سکتا ہے؟ بلکہ یہ تو اعظم قربات اور افضل عبادات میں سے ہے ۔جس میں کوئی نزاع ہی نہیں کر سکتا ۔جانور بھی اس کو حق سمجھتے ہیں۔ الغرض رسول اللہ ﷺ حضرت عمیرؓ کے اس فعل سے بیحد مسرور ہوئے اور صحابہ کرامؓ سے مخاطب ہو کر فرمایا: اذا احببتم ان تنظروا الی رجل نصر اللّٰہ ورسولہ بالغیب فانظروا الی عمیر بن عدی . ۔اگر ایسے شخص کو دیکھنا چاہتے ہو جس نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی غائبانہ مدد کی ہو تو عمیر بن عدیؓ کو دیکھو ۔حضرت عمر فاروقؓ نے فرمایا اس اعمٰی (نابینا) کو دیکھو تو سہی کہ کس طرح چھپ کر اللہ کی اطاعت کے لیے روانہ ہوا ۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ان کو اعمٰی (نابینا) مت کہو یہ تو بصیر (بینا) ہیں ۔یعنی ظاہراً اگرچہ اعمٰی (نابینا) ہے مگر دل کے بصیر (بینا) ہیں ۔

کعب بن اشرف یہودی ملعون کا قتل

حضرت کعب بن مالکؓ کے بقول کعب بن اشرف یہودی ملعون بڑا شاعر تھا رسول اللہ ﷺ کی ہجو (مذمت) میں اشعار کہا کرتا تھا اور کفار مکہ کو رسول اللہ ﷺ کے مقابلہ کے لیے ہمیشہ بھڑکاتا تھا صحیح بخاری میں حضرت جابرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں سے کعب بن اشرف ملعون کے قتل کے لیے کون تیار ہے؟ اس نے اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کو بہت ایذاء پہنچائی ہے ۔یہ سنتے ہی محمد بن

سلمہؓ کھڑے ہوگئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا آپ ﷺ اس کا قتل چاہتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں ۔ محمد بن سلمہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ پھر مجھ کو کچھ کہنے کی اجازت دیجئے ۔ (یعنی ایسے مبہم اور تعریضی کلمات اور ذو معنی الفاظ) جن کو سن کر وہ بظاہر خوش ہو جائے آپ ﷺ نے اجازت مرحمت فرمائی محمد بن سلمہؓ اپنے ساتھیوں سمیت ایک روز کعب بن اشرف سے ملنے گئے اور اثناء گفتگو میں یہ کہا کہ یہ مرد (یعنی رسول اللہ ﷺ) ہم سے (فقراء و مساکین پر تقسیم کرنے کے لیے) صدقہ اور زکوۃ مانگتا ہے اور اس شخص نے ہم کو مشقت میں ڈال دیا ہے (بے شک یہ چیز حریص اور طامع نفوس پر بہت شاق اور گراں ہے لیکن مخلصین اور صادقین کو صدق دل سے صدقات کا دینا اور فقراء و مساکین کی اعانت اور امداد کرنا انتہائی محبوب اور غایت درجہ لذیذ ہے ۔ بلکہ خدا کی راہ میں مال خرچ نہ کرنا ان پر شاق اور گراں ہے ۔) میں اس وقت آپ کے پاس قرض لینے کے لیے آیا ہوں ۔ کعب بن اشرف نے کہا ابھی کیا ہے ۔ آگے چل کر دیکھنا خدا کی قسم تم ان سے اُکتا جاؤ گے ۔ محمد بن سلمہؓ نے کہا کہ اب تو ہم اُن پیروکار ہو چکے ہیں اُن کا چھوڑنا ہم پسند نہیں کرتے انجام کے منتظر ہیں (اور دل میں یہ تھا کہ انجام کار اللہ اور اُس کے رسول (ﷺ) کی فتح یقینی ہے اور دشمنوں کی شکست یقینی اور محقق ۔ جس میں شبہ کی ذرہ برابر گنجائش نہیں) اس وقت ہم یہ چاہتے ہیں کہ کچھ غلہ ہم کو بطور قرض دے دیں کعب نے کہا بہتر ہے مگر کوئی چیز میرے پاس رہن رکھدو ان لوگوں نے کہا آپ کیا چیز رہن رکھوانا چاہتے ہیں ۔ کعب بن اشرف ملعون نے کہا اپنی عورتوں کو رہن رکھدو ۔ ان

لوگوں نے کہا ہم اپنی عورتوں کو کیسے رہن رکھ سکتے ہیں اول تو غیرت اور حمیت گوارا نہیں کرتی پھر یہ کہ آپ نہایت حسین وجمیل اور نوجوان ہیں ۔کعب نے کہا اپنے لڑکوں کو رہن رکھدو ۔ان لوگوں نے کہا یہ تو ساری عمر کی عار ہے لوگ ہماری اولاد کو یہ طعنہ دیں گے کہ تم وہی ہو جو دو سیر اور تین سیر کے معاوضہ میں رہن رکھے گئے تھے ہاں ہم اپنی ہتھیار تمھارے پاس رہن رکھ سکتے ہیں ۔کعب بن اشرف ملعون نے منظور کر لیا اور یہ وعدہ ٹھہرایا کہ شب کو آ کر غلہ لے جائیں اور ہتھیار رہن رکھ جائیں ۔حسبِ وعدہ محمد بن سلمہؓ اپنے ساتھیوں سمیت رات کو پہنچے اور جا کر کعب بن اشرف ملعون کو آواز دی ،کعب نے اپنے قلعہ سے اُترنے کا ارادہ کیا ۔بیوی نے کہا اس وقت کہا جاتے ہو کعب نے کہا محمد بن سلمہؓ اور میرا دودھ شریک بھائی ابو نائلہ ہے کوئی غیر نہیں تم فکر نہ کرو ۔بیوی نے کہا مجھ کو اس آواز سے خون ٹپکتا ہوا نظر آتا ہے کعب نے کہا کہ شریف آدمی کو اگر رات کے وقت نیزہ مارنے کے لیے بھی بُلایا جائے تو اس کو ضرور جانا چاہیے ۔اس اثناء میں محمد بن سلمہؓ نے اپنے ساتھیوں کو یہ سمجھا دیا کہ جب کعب آئے گا تو میں اس کے بال سونگھوں گا جب دیکھو کہ میں نے اس کے بالوں کو مضبوط پکڑ لیا ہے تو فوراً اس کا سر اُتار لینا (یعنی اس کو قتل کر دینا)۔چنانچہ جب کعب نیچے آیا تو سر تا پا خوشبو سے معطر تھا ۔محمد بن سلمہؓ نے کہا ،آج جیسی خوشبو تو میں نے کبھی سونگھی ہی نہیں ۔کعب نے کہا میرے پاس عرب کی سب سے زیادہ حسین وجمیل اور سب سے زیادہ معطر عورت ہے ۔محمد بن سلمہؓ نے کہا کیا آپ مجھ کو اپنے معطر سر کے سونگھنے کی اجازت دیں گے؟ کعب نے کہا ہاں اجازت ہے ۔محمد بن سلمہؓ نے آگے بڑھ کر خود بھی کعب کے سر کو

سونگھا اور رُفقاء کو بھی سونگھایا۔ کچھ دیر بعد پھر محمد بن سلمہؓ نے کہا کیا آپ دوبارہ اپنا سر سونگھنے کی اجازت دیں گے؟ کعب نے کہا شوق سے۔ محمد بن سلمہؓ اُٹھے اور کعب کے سر سونگھنے میں مشغول ہوگئے جب سر کے بال مضبوط پکڑ لیے تو ساتھیوں کو اشارہ کیا۔ فوراً ہی سب نے اس کا سر قلم کیا اور آناً فاناً اس گستاخِ رسول (ﷺ) کا کام تمام کر دیا اور اخیر شب میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پہنچے ، آپ ﷺ نے دیکھتے ہی ارشاد فرمایا: افلحت الوجوه (ان چہروں نے فلاح پائی اور کامیاب ہوئے) بعد ازاں کعب بن اشرف ملعون کا سر آپ ﷺ کے سامنے ڈال دیا گیا ، آپ ﷺ نے اللہ کا شکر ادا کیا اور یوں ایک گستاخِ رسول (ﷺ) واصلِ جہنم ہوا۔

ابو رافع یہودی ملعون کا قتل

ابو رافع ایک مالدار یہودی تاجر تھا، ابو رافع کنیت تھی عبد اللہ بن ابی الحقیق اس کا نام تھا ، سلام بن ابی الحقیق بھی کہتے تھے۔ خیبر کے قریب ایک قلعہ میں رہتا تھا۔ رسول اللہ ﷺ کا سخت دشمن تھا اور طرح طرح سے آپ ﷺ کو ایذاء اور تکلیف پہنچاتا تھا کعب بن اشرف ملعون کا معین و مددگار تھا، یہی شخص غزوہ احزاب میں قریش مکہ کو مسلمانوں پر چڑھا لایا تھا اور بہت زیادہ اُس کی مالی امداد کی تھی اور ہمیشہ رسول اللہ ﷺ اور مسلمانوں کی عداوت میں روپیہ خرچ کرتا تھا۔ کعب بن اشرف ملعون کے قاتل محمد بن سلمہؓ ان کے رُفقاءؓ چونکہ سب قبیلہ اوس کے تھے اس لیے قبیلہ خزرج کو یہ خیال ہوا کہ قبیلہ اوس نے تو رسول اللہ ﷺ کے ایک جانی دشمن اور بارگاہ

رسالت کے ایک گستاخ کعب بن اشرف ملعون کو قتل کر کے سعادت اور شرف حاصل کرلیا۔لہذا ہم کو چاہیے کہ بارگاہِ نبوت کے دوسرے گستاخ ابو رافع کو قتل کر کے دارین کی عزت ورفعت حاصل کریں ۔چنانچہ انہوں نے آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر ابو رافع کے قتل کی اجازت سے چاہی آپ ﷺ نے اجازت مرحمت فرمائی ۔ اورعبداللہ بن عتیکؓ اور مسعود بن سنانؓ اورعبداللہ بن اُنیسؓ ورابوقتادۃ حارث بن ربعیؓ اورخزاعی بن اسودؓ کوان کے قتل کے لیے روانہ فرمایا اورعبداللہ بن عتیکؓ کو ان پر امیر بنایا۔نصف جمادی الاخری ۶ھ کوعبداللہ بن عتیک مع رُفقاء کے خیبر کی طرف روانہ ہوئے ابو رافع کا قلعہ جب قریب آگیا تو عبداللہ بن عتیکؓ نے اپنے رفقاء سے کہا تم یہیں بیٹھو میں قلعہ کے اندر جانے کی تدبیر نکالتا ہوں ، جب بالکل دروازہ کے قریب پہنچ گئےتو کپڑا ڈھانک کر اس طرح بیٹھ گئے جیسے کوئی قضاء حاجت کرتا ہو ۔دربان نے یہ سمجھ کر کہ ہمارا ہی کوئی آدمی ہے یہ آواز دی کہ اے اللہ کے بندے اگر اندر آنا ہےتو جلدی آجا میں دروازہ بند کرتا ہوں میں فوراً داخل ہوگیا اور ایک طرف چھپ کر بیٹھ گیا ۔ابو رافع بالا خانہ پر رہتا تھا اور شب کو قصہ گوئی ہوتی تھی جب قصہ گوئی ختم ہوگئی اور لوگ اپنے اپنے گھر واپس ہوگئےتو دربان نے دروازہ بند کر کے کنجیوں کا حلقہ ایک کھونٹی پر لٹکایا۔جب سب سو گئےتو میں اُٹھا اور کھونٹی سے کنجیوں کا حلقہ اتار کر دروازہ کھولتا ہوا بالاخانہ پر پہنچا اور جو دروازہ کھولتا تھا وہ اندر سے بند کر لیتا تھا تا کہ لوگوں کو اگر میری خبر بھی ہو جائے تو میں اپنا کام کرگزروں گا ۔جب میں بالا خانہ پہنچا تو وہاں اندھیرا تھا اور ابو رافع اپنے اہل وعیال کے ساتھ سو

رہا تھا۔ مجھ کو معلوم نہ تھا کہ ابو رافع کہاں اور کدھر ہے۔ میں نے آواز دی اے ابو رافع اے ابو رافع۔ ابو رافع نے کہا کون ہے میں نے اسی جانب ڈرتے ڈرتے تلوار کا وار کیا مگر خالی گیا۔ ابو رافع نے ایک چیخ ماری میں نے تھوڑی دیر بعد آواز بدل کر ہمدردانہ لہجہ میں کہا اے ابو رافع یہ کیسی آواز ہے، ابو رافع نے کہا ابھی مجھ پر کسی نے تلوار کا وار کیا۔ یہ سنتے ہی میں نے دوسرا وار کیا جس سے اسکے کاری زخم آیا بعد ازاں میں نے تلوار کی دھار اس کے پیٹ پر رکھ کر اس زور سے دبائی کہ پشت تک پہنچ گئی جس سے سمجھا کہ میں اب اس کا کام تمام کر چکا اور واپس ہو گیا اور ایک ایک دروازہ کھولتا جاتا تھا۔ جب سیڑھی سے اُترنے لگا تو یہ خیال ہوا کہ زمین قریب آ گئی اُترنے میں گر پڑا، اور پنڈلی کی ہڈی ٹوٹ گئی چاندنی رات تھی، عمامہ کھول کر تنگ کو باندھا اور اپنے ساتھیوں کے پاس آیا اور کہا تم چلو اور رسول اللہ ﷺ کو بشارت سناؤ۔ میں یہاں بیٹھا ہوں اس کی موت اور قتل کا اعلان سُن کر آؤں گا۔ چنانچہ جب صبح ہوئی اور مرغ نے بانگ دی تو خبر دینے والے نے قلعہ کی فصیل سے اُس کی موت کا اعلان کیا تب میں وہاں سے روانہ ہوا اور ساتھیوں سے آملا۔ اور کہا تیز چلو ۔ اللہ نے ابو رافع کو ہلاک کیا۔ وہاں سے چل کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور خوشخبری سنائی اور جو واقعہ گزرا تھا وہ سب بیان کیا، آپ ﷺ نے فرمایا اپنی ٹانگ پھیلاؤ۔ میں نے اپنی ٹانگ پھیلائی۔ آپ ﷺ نے دست مبارک اس پر پھیرا ایسا معلوم ہوا گویا کہ کبھی ہی شکایت نہ آئی تھی۔

عبداللہ بن قمیہ ملعون کا انجام

یہ عبداللہ بن قمیہ ملعون وہی ہے جنہوں نے آپ ﷺ پر سنگباری کی تھی آپ ﷺ نے ان کو یہ بد دعا دی تھی :اقـمـاك الـلّـه (اللہ تعالیٰ تجھے ٹکڑے ٹکڑے کر دے)تھوڑے ہی عرصہ بعد اس پر اللہ تعالیٰ نے ایک پہاڑی بکرا مسلط کر دیا اور اس نے سینگ مار مار کر اس کا جسم ٹکڑے ٹکڑے کر دیا ،اور یوں یہ گستاخِ رسول (ﷺ) واصل جھنم ہوا۔

حی بن اخطب ملعون کا قتل

یہ یہودیوں کا سردار تھا رسول اللہ ﷺ سے شدید بُغض رکھتا تھا غزوہ بنو قریظہ کے موقع پر اس ملعون کو بھی قتل کر دیا گیا۔اور روئے زمین ایک گستاخ رسول (ﷺ) سے خالی ہو گیا۔

عبداللہ بن خطل ملعون کا قتل

یہ شخص اسلام لانے کے بعد مُرتد ہو گیا تھا۔اور رسول اللہ ﷺ کی شان میں خود بھی بدزبانی کرتا تھا اور اپنی دو لونڈیوں سے آپ ﷺ کے ہجو (مذمت) کی گیت گواتا تھا آپ ﷺ نے اس کے قتل کا حکم صادر فرمایا لوگوں نے بتایا کہ عبداللہ بن خطل پردہ کعبہ سے چمٹا ہوا ہے اس کے باوجود آپ ﷺ نے اس کے قتل کرنے کا حکم دیا حضرت ابو برزہ اسلمیؓ نے اسی حالت میں کہ پردہ کعبہ سے چمٹا ہوا تھا قتل کر دیا اور یوں ایک گستاخِ رسول (ﷺ) جہنم رسید ہوا۔

خسرو پرویز کسریٰ ملعون کا عبرتناک انجام

رسول اللہ ﷺ نے عبداللہ بن حذافہؓ کے ذریعے انکو بذریعہ خط اسلام کی دعوت دی کسریٰ آپ ﷺ کے والا نامہ دیکھتے ہی آگ بگولا ہو گیا اور خط کو چاک

کر ڈالا اور یہ کہا کہ یہ شخص مجھ کو یہ خط لکھتا ہے کہ (مجھ پر ایمان لے آؤ) حالانکہ یہ شخص میرا غلام ہے۔ عبداللہ بن حذافہ سہمیؓ نے آکر آپ ﷺ سے واقعہ بیان کیا آپ ﷺ نے فرمایا کسریٰ کا ملک ٹکڑے ٹکڑے اور پارہ پارہ ہوگیا۔ اور کسریٰ نے باذان گورنر یمن کو لکھا کہ فوراً دو قوی آدمی حجاز (یعنی ملکِ عرب) روانہ کرو کہ وہ اس شخص کو جس نے یہ خط لکھا ہے (مراد رسول اللہ ﷺ تھا) گرفتار کر کے میرے سامنے لائیں۔ باذان نے فوراً دو آدمی کو آپ ﷺ کے نام ایک خط دیکر روانہ کیا۔ جب یہ دونوں آدمی باذان کا خط لیکر بارگاہِ نبوت میں پہنچے تو آپ ﷺ کی عظمت و ہیبت سے تھر تھر کانپنے لگے اسی حالت میں باذان کا خط آپ ﷺ کی خدمت میں پیش کیا خط سنکر آپ ﷺ مسکرائے اور دونوں کو اسلام کی دعوت دی اور یہ فرمایا کہ کل آنا۔ اگلے روز یہ دونوں شخص حاضر خدمت ہوئے آپ ﷺ نے فرمایا: آج شب میں فلاں وقت اللہ تعالیٰ نے کسریٰ پر اس کے بیٹے شیرویہ کو مسلط کر دیا۔ اور شیرویہ نے کسریٰ کو قتل کر ڈالا۔ آپ ﷺ نے فرمایا تم واپس چلے جاؤ۔ اور باذان سے جا کر یہ سب حال بیان کر دو اور فرمایا کہ باذان کو یہ بھی کہہ دینا کہ میری سلطنت اور میرا دین وہاں تک پہنچے گا جہاں تک کسریٰ کی سلطنت ہے۔ باذان نے سن کر یہ کہا کہ یہ بات بادشاہوں کی سی نہیں اگر یہ خبر صحیح ہے تو خدا کی قسم وہ بلاشبہ نبی ہے چنانچہ کسریٰ ملعون (گستاخ رسول ﷺ) کی ہلاکت کی تصدیق ہوگئی اور باذان مع اپنے خاندان و رفقاء و احباب کے مشرف باسلام ہوگیا۔

ابوعزہ عمرو بن عبداللہ جمحی ملعون کا قتل

یہ رسول اللہ ﷺ سے عہد شکنی کے نتیجے میں قتل ہوئے اور یوں ایک گستاخ

رسول (ﷺ) کا خاتمہ ہو گیا۔

گستاخِ رسول سے متعلق حضرت عمرؓ کا فیصلہ

دورِ نبوی ﷺ میں ایک یہودی اور کسی منافق مسلمان کا کسی معاملہ پر جھگڑا ہوا فیصلہ کے لیے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں دونوں حاضر ہوئے آپ ﷺ نے یہودی کے حق فیصلہ دیا لیکن وہ منافق مسلمان اس فیصلہ پر راضی نہ ہوا اور معاملہ حضرت عمر فاروقؓ کی بارگاہ میں لے گیا۔ حضرت عمر فاروقؓ کو دوسرے فریق یعنی یہودی نے آگاہ کیا کہ اس معاملے کا فیصلہ آپؓ کے رسول ﷺ میرے حق میں فرما چکے ہیں ، یہ جملہ سن کر حضرت عمر فاروقؓ اندر گئے اور ننگی تلوار لیکر آئے اور آتے ہی اس منافق مسلمان کا سر قلم کر دیا اور فرمایا جو بدبخت میرے آقا حضرت محمد ﷺ کا فیصلہ قبول نہیں کرتا ۔عمرؓ پھر اس کا فیصلہ اپنی تلوار کرتا ہے حالانکہ اس شخص نے بظاہر کوئی ایسا جملہ نہیں بولا تھا کہ سے توہین کا پہلو نکلتا ہو بلکہ صرف نبی کریم ﷺ کا فیصلہ ماننے سے انکار کر دیا تھا جس پر حضرت عمر فاروقؓ جیسے جلیل القدر صحابیؓ نے موت کی سزا دی اور اس وقت میرے آقا حضرت محمد ﷺ حیات دُنیوی کے ساتھ موجود تھے آپ ﷺ نے حضرت عمرؓ کے اس اقدام پر کوئی ردِّ عمل ظاہر نہ فرمایا جس سے ثابت ہوا کہ حضرت عمر فاروقؓ کا فیصلہ درست تھا اور آپ ﷺ کی خاموشی آپ ﷺ کی رضا پر دلالت کرتی ہے اس سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ غیر مسلم تو کجا اگر کوئی مسلمان بھی رسول اللہ ﷺ کی شان میں گستاخی کرے گا اور ادنیٰ سی توہین کا مرتکب ہو گا تو اس کی سزا موت ہی ہے ۔

(نوٹ: یہ واقعہ بالتفصیل باب اول میں آچکا ہے)

مختلف غزوات میں (رسول اللہ ﷺ کے گستاخ) کفار مقتولین کی تعداد

غزوہ بدر	۷۰
غزوہ اُحد	۲۲ یا ۲۷
غزوہ بنی المصطلق	۱۰
غزوہ احزاب	۲
غزوہ بنی قریظہ	۴۰۰
غزوہ ذی قرد	۴
غزوہ خیبر	۹۳
غزوہ فتح مکہ	۱۳ یا ۲۴
غزوہ حنین	۷۰

فتاویٰ جات

باب چہارم

متقدمین فقہاء، محدثین، صوفیا کرام کے آراء

امام مالکؒ رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ

قال ابن القاسم عن مالک : (من سب النبی ﷺ قتل ولم یستتب قال ابن القاسم : (او شتمہ ، اوعابہ اوتنقصہ ، فانہ یقتل کالزندیق ،وقدفرض اللہ توقیرہ ۔

ابن القاسمؒ امام مالکؒ سے نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں: جو بھی شخص رسول اللہ ﷺ کی شان میں نازیبا کلمات استعمال کرے گا (اُس کو) قتل کیا جائے گا اور اُس سے توبہ کا مطالبہ نہیں کیا جائے گا ۔۔۔۔

سال الرشید الامام مالکا فی رجل شتم النبی ﷺ ،وذکر أن فقہاء العراق أفتوہ بجلدہ ،فغضب مالکؒ ،وقال: یاأمیر المؤمنین! مابقاء الامۃ بعدشتم نبیہا ،من شتم الانبیاء قُتل (الشفاء ۲ /۲۲۳)

ہارون الرشید نے (ایک دفعہ) شاتمِ رسول ﷺ کے متعلق امام مالکؒ سے پوچھا :۔۔۔۔۔۔۔۔تو آپ ﷺ نے انبیاء کو بُرا بھلا کہنے والے کو قتل کیا جائے گا۔

قال الامام مالک: من قال ان ردا نا النبی ﷺ وسخ ،اراد عیبہ ،قُتل (الشفاء للقاضی عیاض ۲/۲۱۶)

امام مالکؒ فرماتے ہیں کہ جس نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کی چادر میلی ہوگئی ہے اور اُس نے اُس سے اُس کا عیب دار ہونا مراد لیا تو اُس کو قتل کیا جائے گا۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ

قال الخطابیؒ قال الشافعیؒ یقتل الذمی اذا سب النبی ﷺ وتبرأ منه الذمة واحتج فی ذالک بخبر بن الاشرف (المجموع شرح المهذب فی ایراد السنن والاحادیث الدالة علی حکم شاتم النبی ﷺ)

علامہ خطابیؒ فرماتے ہیں کہ امام شافعیؒ نے فرمایا: ذمی کو اُس وقت قتل کیا جائے گا جب وہ رسول اللہ ﷺ کو بُرا بھلا کہے اور (اُس وقت ہی) اُس سے ذمیت کا حکم منقطع ہو جائے گا اور اس بات میں اُس نے کعب بن الاشرف یہودی کے واقعہ سے استدلال کیا ہے۔ (جس کا تفصیلی واقعہ گزر چکا ہے)۔

امام احمد بن حنبل کا فتویٰ

قال الامام احمد: کل من شتم النبی ﷺ صریحا وجب قتله او تنقصه، مسلما کان او کافرا فعلیه القتل، فعلیه القتل مسلماً کان او کافراً فعلیه القتل، واری ان یقتل ولا یستتاب۔

امام احمد بن حنبلؒ فرماتے ہیں: ہر وہ شخص جو رسول اللہ ﷺ کی شان میں صراحۃً گستاخی کا ارتکاب کرے اُس کو قتل کرنا واجب وضروری ہے، یا آپ ﷺ کی تنقیص کرے چاہے وہ (گستاخی کرنے والا) مسلم ہو یا کافر پس اُس (گستاخ) کے لیے (سزا) قتل ہی ہے۔ پس اُس (گستاخ) کے لیے (سزا) قتل ہی ہے۔ چاہے وہ مسلم

ہو یا کافر، پس کو قتل کیا جائے گا (اور امام احمدؒ فرماتے ہیں) میری رائے یہی ہے کہ اُس کو قتل کیا جائے گا اور اُس سے توبہ کا مطالبہ نہیں کیا جائیگا۔

قال عبداللہ بن الامام احمد بن حنبلؒ :سمعت ابی یقول فیمن سبّ النبی ﷺ قال: تضرب عنقه (مسائل الامام احمد بروایة عبداللہ ۱۲۹۲/۳ الصارم السلول علی شاتم الرسول ﷺ ۵۱۲)

حضرت عبداللہ بن امام احمد بن حنبلؒ فرماتے ہیں: میں نے اپنے والد سے سُنا اُس شخص کے متعلق فرمارہے تھے جو رسول اللہ ﷺ کی شان میں گستاخی کرے فرمایا: اُس کی گردن ماری جائے گی (یعنی اُس (گستاخ رسول ﷺ) کو قتل کیا جائے گا)۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

ائمہ اربعہؒ کا متفقہ فتویٰ

ان مـــن ســـب الـــنبـــی ﷺ وجـــب قـتـــلـــه ۔

بے شک جس انسان نے بھی رسول اللہ ﷺ کی شانِ عالی میں نازیبا کلمات کہے تو اُس (گستاخ) انسان کو قتل کر دینا واجب و ضروری ہے۔

ائمہ اربعہؒ کا مندرجہ بالا فتویٰ درج ذیل کتب میں مرقوم ہے۔

التفریع: ۲۳۲/۲۔الاشراف: ۲۵۷/۴ ایضاً ۲۴۴/۲۔مسئله نمبر ۱۲۰۱ الـرسـالـة: ۲۴۰۔الـکـافـی: ۵۸۵۔البیان والتحصیل: ۳۹۶/۱۶۔۳۹۹۔۴۱۳۔۴۱۴۔الـقـوانیـن الـفـقـهیة: ص ۳۹۵۔منح الـجـلیل: ۴۷۶/۴۔تهـذیـب الـسـالـک فـی نـصـرة مذهب

مالکؒ:۲۵۴/۵۔نهاية فی خصائص الرسول لابن دحية :ص ۲۶۱۔الام :۲۰۸/۴۔مختصر المزنی:۲۷۷۔روضة الطالبين:۳۳۲/۱۰۔معالم السنن:۱۹۹/۶۔۲۰۰۔التنبيه فی الفقه الشافعی :ص۳۳۹۔الحاوی الكبير ۲۶۷/۱۸۔مغنی المحتاج : ۱۴۱/۴۔الاوسط،کتاب الحدود:۲۸۲/۲،۲۸۳۔الاجماع :ص۱۵۳۔الاقناع :۵۸۴/۲۔زادالمحتاج :۳۵۸/۴۔الاعلام بقواطع الاسلام :۱۴۴۔الشفاء للقاضی عیاضؒ: ۲۱۵/۲وایضاً ۳۹۳/۲مع شرحه لعلی القاریؒ۔المحلی لابن حزم ،مسائل التعزير ومالاحدفيه :۲۱۵/۱۱مسئله نمبر ۲۳۰۸۔(یہ چند حوالا جات نمونۃ ذکر کیے گئے ہیں ورنہ مصنفین ومؤلفین کی ایک کثیر تعداد نے ائمہ اربعہؒ کا مندرجہ بالافتویٰ نقل فرمایا ہے۔

اسحٰق بن راہویہؒ کا فتویٰ

قال الامام ابویعقوب اسحاق بن ابراهيم الحنظلی المعروف بابن راهويه وهو احدالائمة يعدل بالشافعیؒ واحمدؒ:قداجمع المسلمون ان من سبّ الله اوسب رسوله ﷺ اودفع شيئا ممانزل الله ،اوقتل نبياً من انبياء الله ،انه كافر بذالک وان كان مقراً بماانزل الله (التمهيدلابن عبدالبر:۲۲۶/۴۔الصارم

الـصـارم المسـلـول عـلـى شـاتـم الـرسـول ﷺ ص ۵۱۲)

امام ابو یعقوب اسحاق بن ابراہیم (ابن راہویہؒ) فرماتے ہیں: یقیناً تمام مسلمانوں کا اس بات پر اجماع ہے کہ جس نے بھی اللہ اور اُس کے رسول ﷺ کو بُرا بھلا کہا یا اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ احکام میں سے کسی ایک کا انکار کیا، یا انبیاء میں سے کسی کو قتل کر دیا تو وہ اس عمل سے کافر ہو جاتا ہے اگر چہ وہ مقر بما انزل اللہ ہو۔

قاضی عیاضؒ کا فتویٰ

ان جميع من سبّ النبي ﷺ اوعابه ،اوالحق به نقصا في نفسه ،اونسبه ،اودينه اوخصلة من خصاله ،اوشبهه بشيء على الطريق السبّ له...

بیشک جو بھی رسول اللہ ﷺ کو بُرا بھلا کہے یا آپ ﷺ کی عیب جوئی کرے ،یا آپ ﷺ کی ذاتِ عالی کی طرف نقص منسوب کرے، یا آپ ﷺ کی نسب کی طرف نقص منسوب کرے یا پھر آپ کے لائے ہوئے دین میں عیب تلاش کرے یا آپ ﷺ کے کسی خصلت کی طرف بُرائی منسوب کرے یا پھر کسی چیز کے ساتھ بطورِ عیب آپ ﷺ کی نسبت کرے ۔۔۔(ایسا شخص باتفاق علماء کافر ہے اور حلال الدم ہے)۔

وفي الشفاء للقاضي عياض: لاخلاف أن سابّ الله تعالىٰ من المسلمين كافر حلال الدم وكذالك من اضاف الى نبينا ۔

قاضی عیاضؒ کی کتاب الشفاء میں ہے :اس میں کسی کا اختلاف نہیں :مسلمانوں

میں سے اللہ تعالیٰ کی ذات کو گالی دینے والا شخص (اس عمل کیوجہ سے) کافر ہے اورمباح الدم ہے اوراسی طرح (اُس شخص کا بھی یہی حکم ہے جو ہمارے نبی ﷺ کی طرف (نا زیبا کلمات)منسوب کرے۔

فی کتاب ابن حبیب ؒ:من سب النبی ﷺ من المسلمین قتل ولم یستتب (الشفاء ۲/۹۴۲)

ابن حبیبؒ کی کتاب میں مرقوم ہے: مسلمانوں میں سے جس نے بھی رسول اللہ ﷺ کو بُرا بھلا کہا اُس کو قتل کیا جائے گا اوراُس سے توبہ کا مطالبہ نہیں کیا جائے گا۔

قال عبداللہ بن الحکم: من سب النبی ﷺ من مسلم او کافر قتل ولم یستتب ۔(الشفاء ۲ /۹۴۲)

عبداللہ بن الحکمؒ فرماتے ہیں جو بھی مسلمان یا کافر رسول اللہ ﷺ کو بُرا بھلا کہے گا اُس کو قتل کیاجائے گا اوراُس سے توبہ کا مطالبہ نہیں کیاجائے گا۔

قال ابن عتاب: الکتاب والسنۃ موجبان أن من قصد النبی ﷺ بأذی أونقص معرضا اومصرحاً،وان قلّ،فقتلہ واجب (الشفاء ۲/۹۴۲)

ابن عتابؒ فرماتے ہیں: کتاب وسنت سے یہ بات ثابت ہے کہ بیشک جو بھی شخص رسول اللہ ﷺ کو تکلیف پہنچانے کا ارادہ کرے گا چاہے اشارۃً ہو یا صراحۃً ہو ۔اوراگر چہ وہ (گستاخانہ کلمات)قلیل ہی کیوں نہ ہوا ایسے (گستاخ) کو قتل کرنا واجب وضروری ہے۔

امام ابو یوسفؒ کا فتویٰ

قال ابویوسفؒ: وایما مسلم سبّ رسول الله ﷺ اوکذبه، اوعابه ،أوتنقصه فقدکفرباللّه وبانت منه امرأته۔

امام ابو یوسفؒ فرماتے ہیں: جوبھی مسلمان رسول اللہ ﷺ کو بُرا بھلا کہے گا یا آپ ﷺ کی تکذیب کرے، یا آپ ﷺ کی طرف کوئی عیب منسوب کرے گا، یا آپ ﷺ کی تنقیص کرے ۔یقیناً ایسے شخص نے اللہ تعالیٰ کی ذاتِ عالی کا انکار کردیا (اوراس عمل سے وہ کافر ہوگیا)۔۔۔۔

علامہ جصاص الحنفیؒ کا فتویٰ

قال الجصاص الحنفیؒ: قال اصحابنا فیمن سبّ النبی ﷺ اوعابه وکان مسلماً فقدصار مرتداً (مختصر اختلاف العلماء للجصاص ۳/ ۵۰۴۔الصارم المسلول علی شاتم الرسول ﷺ ص۵۲۷)

علامہ جصاص الحنفیؒ فرماتے ہیں:

امام جصاص حنفیؒ فرماتے ہیں کہ ہمارے اصحاب (یعنی احناف) کا قول ہے اُس شخص کے متعلق جو رسول اللہ ﷺ کو بُرا بھلا کہے یا آپ ﷺ کی طرف کوئی عیب منسوب کرے اور وہ شخص مسلمان ہو تو وہ اس عمل کیساتھ وہ مرتد بن جائے گا۔

صاحب ردالمختار کا فتویٰ

تنویر الابصار اور درمختار میں ہے:

جو مسلمان مرتد ہوا اُس کی توبہ قبول کی جائے گی سوائے اس کافر و مرتد کے جو انبیاء علیہم السلام میں سے کسی بھی نبی کو گالی دے تو اُسے حداً قتل کیا جائے گا اور مطلقاً اس کی توبہ قبول نہیں کی جائے گی (ردالمختار ۴/۲۳۱)

علامہ ابن الہمام الحنفیؒ کا فتویٰ

میرے نزدیک مختار یہ ہے کہ ذمی نے اگر نبی اکرم ﷺ کو گالی دی یا غیر مناسب چیز اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کی جو کہ ان کے عقائد سے خارج ہے جیسے اللہ تعالیٰ کی طرف بیٹے کی نسبت حالانکہ وہ اس سے پاک ہے۔ جب وہ ایسی چیزوں کا اظہار کرے گا تو اُسے قتل کیا جائے گا اور اس کا عہد ٹوٹ جائے گا۔ (فتح القدیر ۵/۳۰۳)

علماء امت کا گستاخ رسول ﷺ کے قتل پر اجماع

الصارم المسلول فی شاتم الرسول کے مصنف لکھتے ہیں:

اجمع العلماء علی ان شاتم الرسول کافر وحکمه عند الائمة القتل

علماء کرام کا اس بات پر اجماع ہے کہ شاتم الرسول (گستاخِ رسول ﷺ) کافر ہے اور ائمہ کرامؒ کے ہاں اس کی سزا قتل ہی ہے۔

امام عبدالعزیز بن عبداللہ بن بازؒ سے فتاوی نور علی الدرب (جلد ۱ ۔ص ۱۵۷۔۱۵۸) پر منقول ہے۔ ان المسلم متی سب الدین او تنقصه او

سب الرسول او انتقصه او استهزأ به فانه يكون مرتداً كافراً حلال الدم و المال ، يُستتاب فان تاب والا قتل. مسلمان جب دین اسلام کوگالی دے، یا اس کی تنقیص کرے،یا اس کے ساتھ استھزا مذاق کرے تو وہ مرتد کافر بن جاتا ہےاوراس کا خون بہانا مباح ہوجاتا ہے یہی اس کے مال کا حکم ہے۔ان سے توبہ کا مطالبہ کیا جائے گا اگرتوبہ کرو لے تو ٹھیک ہے ورنہ قتل کیا جائے گا۔(مگر رسول اللہ ﷺ کی شان میں گستاخی کرنے والے سے توبہ کا مطالبہ نہ ہوگا بلکہ اُس کو قتل کیا جائے گا۔کیونکہ گستاخ رسول ﷺ کی سزا قتل ہی ہے)۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

عصرِ حاضر کے فقہاء کے فتاویٰ

علامہ انور شاہ کشمیریؒ کا فتویٰ

قال الكشميرى فى أكفار الملحدين ص ٦٤:اجمع عوام اهل العلم على ان من سبّ النبى ﷺ يقتل وحكى الطبرى مثله .(اصول وتاريخ الفرق)

علامہ انور شاہ کشمیریؒ سے اکفار الملحدین میں منقول ہے:اہل علم کا اس بات پر اجماع ہے کہ جو بھی رسول اللہ ﷺ کو بُرا بھلا کہے گا اُس کو قتل کیا جائے گا۔اور یہی مضمون طبری سے منقول ہے۔

علماءِ جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوریؒ ٹاؤن کا فتویٰ

فتاویٰ بینات میں مرقوم ہے:

جو آدمی (کافر ہو یا مسلم) سید الاولین والآخرین، شفیع المذنبین، رحمۃ للعلمین حضرت محمد ﷺ پر ہنسی اڑاتا ہے، یا ان کی سیرت وزندگی کے کسی گوشے کے بارے میں استہزائیہ انداز اختیار کرتا ہے، یا ان کی توہین وتنقیص کرتا ہے یا ان کی شان میں گستاخی کرتا ہے، یا ان کو گالی دیتا ہے یا ان کی طرف بُری باتوں کو منسوب کرتا ہے ـــ تو وہ آدمی سراسر کافر، مرتد، زندیق اور ملحد ہے۔ اگر ایسا آدمی کسی مسلمان ملک میں یہ حرکت کرتا ہے تو اس کو قتل کرنا مسلمانوں کی حکومت پر واجب ہے اور مشہور قول کے مطابق اس کی توبہ قبول نہیں کی جائے گی۔ اور جو اس کے کفر میں شک کرتا ہے وہ بھی کافر ہے اور یہ ائمہ اربعہ کا مذہب ہے اور اس پر امت کا اجماع ہے ـــ (نوٹ: بینات کا یہ فتویٰ نو (9) صفحات پر مشتمل ہے) (فتاویٰ بینات جلد اول کتاب العقائد صفحہ نمبر 98 ـــ تا صفحہ نمبر 106)

حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ کا فتویٰ

امداد الفتاویٰ جلد پنجم میں ہے:

اہانت وگستاخی کردن درجناب انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کفر است ـــ یکفر اذا وصف اللہ تعالیٰ بما لایلیق بہ او سخر باسم من اسماء (عالمگیری ج:۲ص: ۲۸۰ وقال فیما یتعلق بالانبیاء یکفر لانہ شتم لھم واستخفاف بھم ایضاً ص:۲۸۴ فقط

(امداد الفتاویٰ جلد پنجم کتاب العقائد والکلام صفحہ نمبر 398)

فقیہ ملت مولانا مفتی محمودؒ کا فتویٰ

فتاویٰ مفتی محمود جلد اول کتاب العقائد صفحہ نمبر 359 پر مرقوم ہے:

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ نبی کریم ﷺ کی توہین کرنے والا بدبخت اپنی اخرت اور دنیا کو تباہ کر دیتا ہے اور ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھتا ہے۔

(وفی خلاصة الفتاویٰ: من شتم النبی ﷺ او اهانه او عابه فی امور دینه او فی شخصه او فی وصف من اوصاف ذاته سواء کان الشاتم من امته او غیرها ..سواء کان الشتم او الاهانة صادر عنه عمدا او سهوا او غفلة او جدا او هذلا فقد کفر (الفصل الثانی فی الفاظ الکفر الجنس الثالث ،ص ۲۸۶،ج ۴)

فقیہ العصر مولانا مفتی محمد فریدؒ کا فتویٰ

فتاویٰ فریدیہ میں ہے:

پیغمبر کی توہین اور ایذاء پر راضی ہونا کفر ہے جیسا کہ توہین اور ایذاء کفر ہے

(فتاویٰ فریدیہ جلد اول صفحہ نمبر 96 فصل فی کلمات الکفر)

مفتی اعظم مولانا مفتی محمد کفایت اللہ دہلویؒ کا فتویٰ

کفایۃ المفتی میں ہے:

کوئی حضور ﷺ کی توہین کرے، آپ ﷺ کا لباس، ناخن وغیرہ خراب بتلاوے

یا عیب لگا دے یہ کفر ہے (کفایۃ المفتی جلد اول کتاب الایمان والکفر صفحہ نمبر 55)

مفتی دار العلوم دیوبند مولانا رفعت قاسمی کا فتویٰ

مولانا رفعت قاسمی صاحب نے مسائل شرکت وبدعت میں صفحہ نمبر 41 پر تحریر فرمایا ہے: (جو شخص (معاذاللہ) رسول اللہ ﷺ کو گالی دے) ایسا شخص ایمان سے نکل جاتا ہے اور اس کی بیوی بھی اس کے نکاح سے نکل جاتی ہے ۔۔۔۔ اگر اسلامی حکومت ہوتی تو ایسے شخص کی سزا قتل تھی۔

استاد العلماء مولانا خیر محمد جالندھری کا فتویٰ

خیر الفتاوی کی عبارت ہے:

آنحضرت ﷺ کی شان میں گستاخانہ کلمات کہنے اور آپ ﷺ کی توہین کرنے کو کتب مذہب میں اشد ترین جرائم میں سے شمار کیا گیا ہے۔ اور ایسے گھناؤنے جرم کے ارتکاب پر حکومت مرتکب کو قتل یا پھانسی تک سزا دے سکتی ہے ۔۔۔۔ (خیر الفتاویٰ جلد اول صفحہ نمبر 320)

فقیہ العصر حضرت مولانا یوسف لدھیانوی کا فتویٰ

فقیہ العصر حضرت مولانا یوسف لدھیانوی تحریر فرماتے ہیں:

رسول اللہ ﷺ کے بال مبارک کی توہین بھی کفر ہے۔ فقہ کی کتابوں میں مسئلہ لکھا ہے کہ: اگر کسی نے آنحضرت ﷺ کے موئے مبارک کے لیے تصغیر کا صیغہ استعمال کیا، وہ بھی کافر ہو جائیگا (آپ کے مسائل اور ان کا حل (جلد دوم)

موجباتِ کفر صفحہ نمبر 56)

صفحہ نمبر 43 پر مرقوم ہے:

فقہ حنفی میں فتویٰ اس پر ہے کہ جو شخص اعلانیہ (رسول اللہ ﷺ کی شان میں) گستاخی کرے وہ واجب القتل ہے، درمختار اور شامی میں اس کا واجب القتل ہونا نہایت تفصیل سے ذکر کیا گیا ہے۔۔۔اور خود شیخ الاسلام حافظ ابن تیمیہؒ کی کتاب الصارم المسلول میں بھی حنفیہ سے اس کا واجب القتل ہونا نقل کیا ہے۔

علامہ ابن عابدینؒ شامی نے اس موضوع پر مستقل رسالہ لکھا ہے جس کا نام ہے: تنبیہ الولاۃ والحکام علی احکام شاتم خیر الانام اواحد اصحابہ الکرام علیہ وعلیہم الصلوۃ والسلام

یہ رسالہ مجموعہ رسائل ,,ابن عابدین ،، میں شائع ہو چکا ہے۔الغرض ایسے گستاخ کا واجب القتل ہونا تمام ائمہ کے نزدیک متفق علیہ ہے۔(آپ کے مسائل اور اُن کا حل (جلددوم) موجباتِ کفر صفحہ نمبر 43)

(وفی المحیط: لوقال لشعر النبی ﷺ: شُعَیْریکفر عندبعض المشنخ ،وعندالبعض لایکفر الااذا ذالک بطریق الاھانۃ (رسائل ابن عابدین ج: ۱ ص: ۳۲۶)

خلاصہ کلام

اس میں شک نہیں کہ ہمارے رسول اللہ ﷺ رحمت اللعلمین تھے اور آپ ﷺ ہمیشہ معاف فرماتے رہے، لیکن اس معافی کا اختیار صرف آپ ﷺ کے پاس ہی تھا

عام مسلمانوں کو اس کا اختیار نہیں ہے کہ اگر ایک انسان رسول رحمت ﷺ کی شان میں توہین کا مرتکب ہوا اور ہم اس کو معاف کردیں، معافی سے متعلق تمام واقعات کا تعلق اسلام کے اولین دور سے ہے جب مسلمان مکہ میں انگلیوں پر گنے جاتے تھے شہر پر کفار مکہ کی حکومت تھی نہ تو جہاد ابھی فرض ہوا تھا اور نہ ہی قوانین اسلام کا مکمل نفاذ ہوا تھا یہ دور مسلمانوں پر آزمائش و ابتلاء کا دور تھا جلیل القدر صحابہ کرامؓ پر سارا سارا دن مشرکین مکہ ظلم وستم کے پہاڑ توڑا کرتے تھے اور گرمیوں میں تپتی ریت پر لٹا کر ننگی پشت پر کوڑے برسا کرتے تھے کہ زمین بھی کانپ اٹھتی تھی حتیٰ کہ مشہور صحابیہ حضرت سمیہؓ کو تو مشرکین مکہ نے اپنے ظلم وتشدد کا نشانہ بنا کر شہید ہی کردیا جب اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو آزمائش کی بھٹی میں سے گزار کر آزما لیا اور ان کے ہاتھ میں فتح ونصرت کا جھنڈا دے دیا اور ان کو ایک اسلامی حکومت کا وارث بنا دیا تو پھر اگر کسی نے بھی رسالت مآب ﷺ کی بارگاہ قدسیت میں ذرا بھی توہین کی جسارت کی تو پھر احادیث کی پاکیزہ کتابوں کے مزکی ومصفی صفحات گواہی دیتے کہ اس گستاخ رسول کی سزا سر قلم ہی ٹھہری اور مندرجہ بالا واقعات اس حکم شرعی کے واضح دلائل ہیں۔ سورۃ الحجرات خالصتاً حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ رسالت میں حاضری کے آداب سکھانے کے لیے نازل ہوئی ہے اس سورۃ کی آیات نمبر۲ اور ۳ ملاحظہ کیجئے!

یا ایھاالذین امنوا لاترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی ولاتجھروا له بالقول کجھر بعضکم لبعض ان تحبط اعمالکم وانتم لا تشعرون .

ان الذین یغضون اصواتھم عند رسول اللہ اولئك

الذین امتحن اللّٰہ قلوبھم للتقوٰی لھم مغفرۃ و اجر عظیم

اے ایمان والو اپنی آوازیں اونچی نہ کرو اس نبی کی آواز سے اور اُن کے حضور بات چلا کر نہ کہو جیسے آپس میں ایک دوسرے کے سامنے چلاتے ہو کہ کہیں تمہارے اعمال اکارت نہ ہو جائیں اور تمہیں خبر نہ ہو ، بے شک وہ جو اپنی آوازیں پست کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ کے پاس ،وہ ہیں جن کا دل اللہ نے پرہیزگاری کے لیے پرکھ لیا ہے ان کے بخشش اور بڑا ثواب ہے

نیز رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

عن انسؓ قال النبی ﷺ لایؤمن احدکم حتٰی اکون أحب الیہ من والدہ وولدہ والناس اجمعین

حضرت انسؓ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم میں سے کوئی بھی شخص اُس وقت تک کامل ایمان والا نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ مجھے اپنے والد سے ،اور اولاد سے ، اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ بنائیں۔

اسی طرح امام بخاریؒ نے حضرت ابو ھریرۃؓ سے نقل کیا ہے۔

عن ابی ھریرۃؓ ان رسول اللّٰہ ﷺ قال : فوالذی نفسی بیدہ لا یؤمن احدکم حتٰی أکون احب الیہ من والدہ وولدہ .

حضرت ابو ہریرۃؓ سے منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اُس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے کہ تم میں سے کوئی بھی شخص اُس وقت تک کامل ایمان والا نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ مجھ کو اپنے والد ،اور اولاد سے زیادہ عزیز نہ رکھے۔

ان مندرجہ بالا احادیث کی روشنی یہ بات با آسانی کہی جا سکتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے محبت کے بغیر کوئی انسان مسلمان نہیں ہو سکتا۔ اور اس کا لازمی نتیجہ ہے کہ جس کے دل میں محبتِ رسول ﷺ ہوگی وہ توہینِ رسالت کا مرتکب نہیں ہو سکتا۔ البتہ وہ انسان توہینِ رسالت کا مرتکب ہوگا کہ جس کے دل میں محبتِ رسول ﷺ نہیں ہوگی۔ اور اس کی سزا سر قلم کرنا ہی ہے۔ ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم والحمد لله رب العلمين، وما علينا الا البلاغ المبين. والله الموفق والمعين. وصلى الله تعالى على خير خلقه محمد وآله صحبه اجمعين،

مولانا احمد علی مردانی کی دیگر تصنیفات و تالیفات

❁	سیرتِ عشرہ مبشرہؓ	❁
❁	سیرتِ ائمہ اربعہؒ	❁
❁	حضرت امیر معاویہؓ کا مختصر تعارف	❁
❁	غائبانہ نمازِ جنازہ اور اس کی شرعی حیثیت	❁
❁	منکرینِ اجماع و قیاس	❁
❁	رافضیت کیا ہے؟	❁
❁	مجموعہ رسائل (چھ رسائل)	❁

ناشر

مکتبہ عشرہ مبشرہؓ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور